دینی، علمی، اصلاحی اور تحقیقی ماہنامہ

مجلہ محدث بنارس

جلد: ۳۷ شمارہ: ۳	رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مارچ ۲۰۱۹ء

سرپرست
عبداللہ سعود سلفی

مدیر
محمد اسلم مبارک پوری

نائب مدیر
مولانا عبدالمتین مدنی

معاون مدیر
مولانا محمد ایوب سلفی

مجلس مشاورت

مولانا محمد ابوالقاسم فاروقی
مولانا محمد مستقیم سلفی
مولانا علی حسین سلفی
مولانا رفیق احمد رئیس سلفی
ڈاکٹر عبدالصبور مدنی

اس شمارہ میں

۱۔رسول اللہ کی صداقت	عبداللہ سعود سلفی	۲
۲۔کھانے پینے کے آداب	مولانا عبدالمتین مدنی	۵
۳۔اپنی بات	مدیر	۷
۴۔وصیت کے مختصر احکام	مقبول احمد سلفی	۱۲
۵۔تخریج حدیث کے جدید وسائل...	ڈاکٹر عبدالصبور ابوبکر مدنی	۱۷
۶۔ابوالفضل جلال الدین رحمانی	مولانا مطیع اللہ محمد اسحاق سلفی	۳۴
۷۔اصلاح نفس کی ضرورت	طارق اسعد	۴۰
۸۔ عالم اسلام	ظل الرحمن فائق سلفی	۴۴
۹۔اخبار جامعہ	ادارہ	۴۵
۱۰۔باب الفتاوی	دارالافتاء	۴۶

بدل اشتراک سالانہ

ہندوستان:	250	روپے
بیرون ممالک:	50	ڈالر
فی شمارہ:	25	روپے

اشتراک کے لیے ڈرافٹ مندرجہ ذیل نام سے بنوائیں

Name: **DAR-UT-TALEEF WAT-TARJAMA**
Bank: **ALLAHABAD BANK,** KAMACHHA, VARANASI
A/c No. 2**1044906358**
IFSC Code: ALLA0210547, SWIFT Code: ALLAINBBVAR

مراسلت کا پتہ

Darut Taleef Wat Tarjama, B.18/1-G, Reori Talab, Varanasi - 221010

www.mohaddis.org

نوٹ: ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

درس قرآن

رسول اللہ کی صداقت

کیا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟

عبداللہ سعود سلفی

جی ہاں، آپ اللہ کے رسول، پیغمبر اور آخری نبی ہیں۔ اور انسان کو یہ تسلیم کرنا لازمی ہے۔ کیوں کہ انسان کو اللہ نے ہی پیدا کیا ہے اور اس کا حکم ہے کہ اللہ کو مالک الملک تسلیم کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم لوگ سیدھی راہ پر رہو۔

[قُلۡ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَيۡكُمۡ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلۡكُ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحۡيِي وَيُمِيتُ فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الۡأُمِّيِّ الَّذِي يُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ] (اعراف:۱۵۸)

(اے محمد ﷺ) ''آپ کہہ دیجئے کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے نبی امی پر جو کہ اللہ پر اور اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کی پیروی کرو۔ امید ہے کہ تم راہ راست پا لوگے''۔

آؤ غور کریں کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ اور آپ کے رسول ہونے کی دلیل کیا ہے؟

۱۔ محمد ﷺ کی شخصیت کوئی قصہ، کہانی یا افسانہ کا کیریکٹر نہیں ہے بلکہ آپ کی شخصیت کی پوری تاریخ پیدائش سے لے کر وفات تک، ہر مرحلہ وحالات کے واقعات پوری تحقیق وصداقت کے ساتھ موجود ہیں۔

۲۔ آپ شہر مکہ کے سب سے معزز گھرانہ اور خاندان کے ایک فرد ہیں۔

۳۔ آپ کے خاندان قریش کا سلسلہ نسب ۲۲ پشت عدنان تک آپ کی پیدائش سے پہلے سے معروف تھا۔ اور مکہ والوں کو یاد تھا۔ آپ اسی قریش قبیلہ کے بنی ہاشم سے ہیں۔

۴۔ آپ کے والد کا انتقال آپ کی پیدائش سے پہلے ہوگیا تھا اور آپ یتیم پیدا ہوئے۔ آپ کی پرورش مکہ والوں کے رواج کے مطابق ہوئی۔ اور آپ جب بڑے ہوگئے تو مکہ والوں کے درمیان صادق وامین کے لقب کے ساتھ مشہور تھے۔ یعنی آپ کی شخصیت اور آپ کا کیریکٹر دونوں نبی بنائے جانے سے پہلے مکہ والوں کے بیچ واضح تھا۔

۵۔ نبوت ورسالت ملنے سے پہلے، کعبہ کی تعمیر جدید کے موقع پر، حجر اسود کے نصب کرنے کو لے کر جھگڑا ہوا

جو آپ ہی کے ذریعہ حل کیا گیا تھا اور سب قبیلہ کے سردار و پورے مکہ والے اسی محمد ﷺ، صادق وامین کے فیصلہ پر راضی تھے۔

۶۔ آپ کے رسول ہونے کی سب سے بڑی شہادت اور دلیل اللہ کا کلام ہے جو قرآن مجید کی شکل میں پوری دنیا میں آج اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔ یہی قرآن مجید آپ کو رسول بنائے جانے پر اللہ کے فرشتہ کے ذریعہ آپ پر تھوڑا تھوڑا کرکے اتارا گیا۔ آپ امی یعنی اَن پڑھ تھے۔ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، مگر جب اللہ نے آپ کو رسول بنایا اور آپ نے اس فصیح وبلیغ کلام کو پڑھ کر سنایا تو سب حیران رہ گئے۔ اس قوم کو جو اپنے زبان پر فخر کیا کرتی تھی ایسا کلام سن کر یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ کلام آپ پر اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعہ اتارا گیا ہے۔ اس کی صداقت پر اللہ نے بطور چیلنج کے فرمایا:

[وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ] (بقرہ:۲۳)

''اگر تمہیں اس امر میں شک ہے کہ یہ کتاب جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری ہے، یہ ہماری ہے یا نہیں، تو اس جیسی ایک ہی سورت بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو، اگر تم سچے ہو''۔

تاریخ گواہ ہے کہ یہ چیلنج آج بھی قائم ہے۔ قرآن مجید اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں مختلف زبان بولنے والے اس عربی قرآن کو پڑھتے ہیں اور سب زبانی یاد کرلیتے ہیں۔ اس جیسی فصیح وبلیغ کوئی دوسری کتاب دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اور یہ قرآن آپ کے رسول ہونے کی شہادت ہے۔

سورہ انعام:۱۹ میں ہے کہ:

[قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ وَمَن بَلَغَ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ قُل لَّا أَشْهَدُ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ]

''ان سے پوچھو، کس کی گواہی سب سے بڑھ کر ہے؟ کہو، میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور یہ قرآن میری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے تاکہ تمہیں اور جس جس کو یہ پہنچے سب کو متنبہ کردوں۔ کیا واقعی تم لوگ یہ شہادت دے سکتے ہو کہ اللہ کے ساتھ دوسرے معبود بھی ہیں؟ کہو، میں تو اس کی شہادت ہرگز نہیں دے سکتا، کہو، معبود تو وہی ایک ہی ہے اور میں اس شرک سے قطعی بیزار ہوں جس میں تم مبتلا ہو''۔

دین کے بارے میں آپ کی ہر بات اللہ کی طرف سے وحی ہوا کرتی ہے:

[وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ، مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ، وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ، عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ] (سورۃ النجم:۱۔۵)

''قسم ہے ستارے کی جب وہ گرے، تمہارا ساتھی نہ

بھٹکا ہے اور نہ بہکا ہے۔ وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، یہ تو صرف وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے، اسے زبردست قوت والے نے سکھایا ہے''۔

آپ محمد ﷺ کا فرمان ہے: ''ألا إنني أوتيت القرآن ومثله معه'' (ابوداود: ۴۶۰۴، ترمذی: ۲۶۶۲)

بلاشبہ مجھے قرآن مجید دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس جیسا اور بھی کلام دیا گیا ہے۔ یعنی آپ کے فرمودات وحدیث بھی وحی ہیں۔ مکہ والے ستاروں سے بدفالی لیتے تھے۔ کاہن لوگ آسمانی باتوں کو بتاتے تھے جس کو ابلیس وشیطان آسمان سے سن کر کاہنوں کو بتایا کرتا تھا۔ ستاروں کو ٹوٹنا یا گرنا انہیں شیطان کو بھگانے کے لیے ہوتا ہے۔ اللہ نے بتایا کہ محمد ﷺ اللہ کی طرف سے جو باتیں بتاتے ہیں وہ زبردست طاقت والے فرشتہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ آپ تک وحی کی صورت میں پہنچتی ہے۔ یہ جو کچھ بولتے ہیں سب وحی ہوا کرتی ہے۔ آپ کی بات کاہنوں جیسی بھٹکی ہوئی نہیں ہوا کرتی۔

قرآن مجید کے علاوہ آپ کے ارشادات اور آپ کی سیرت وکیریکٹر کی باتیں آج پوری دنیا میں حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کو محدثین کرام نے جانچ کر اور تحقیق کرکے اپنی اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے۔

حدیث رسول کو جمع کرنے کا یہ عمل اور طریقہ آپ کے رسالت کی بہت بڑی دلیل اور شہادت ہے۔ جب سے دنیا قائم ہے پوری دنیا میں کسی بھی بڑی شخصیت کے فرامین کو اس باریک بینی اور تحقیق کے ساتھ جمع نہیں کیا گیا۔ آج بھی آپ کا ہر فرمان تحقیق کے ساتھ موجود ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے آخری رسول ہیں اور قیامت تک کے لیے آپ کی لائی ہوئی شریعت ہی ہدایت کا راستہ ہے۔

محدثین نے حدیث کس طرح تحقیق کرکے جمع کیا اس کے چند نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ محمد ﷺ کی احادیث کو محدثین نے سند کے ساتھ جمع کیا ہے۔ یعنی محدث نے آپ کی حدیث کو جس استاد سے سنا اور نوٹ کیا اس کا پورا نام اور ان کے استاد یا راوی نے جس سے سنا ان کا پورا نام پھر اس سے پہلے راوی کا پورا نام، پھر جس صحابی نے اللہ کے رسول سے سنا ان کا نام ذکر کرتے ہیں۔ اس سلسلہ کو اصول حدیث میں سند کہا جاتا ہے اور بغیر سند کے کوئی حدیث قابل قبول نہیں مانی جاتی۔

۲۔ حدیث کو محمد ﷺ تک سند کے ساتھ ملانے میں جتنے راوی درمیان میں آتے ہیں وہ سب عالم ہوتے ہیں اور راوی کی زندگی کے حالات بھی حدیث جمع کرنے والے محدثین جانتے تھے۔ یعنی کوئی راوی غیر معروف نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ اسلام کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک نادر خصوصیت علم الرجال اور علم الجرح والتعدیل ہے۔ رواۃ کی تاریخ اور علم الرجال پر محدثین کرام نے جو کتابیں تصنیف کی ہیں وہ کافی ضخیم اور کئی کئی جلدوں پر محیط ہیں۔ جن میں ہزاروں رواۃ کی تفصیل، ان

کے حالات اوران کے حافظہ وعلم کے بارے میں ان کے ہم عصر علماء کے بیانات بھی درج ہیں۔ اگر راوی کے ملتے جلتے نام ہیں یا کنیت ولقب سے مشہور ہیں تو ان کو بھی جانچ کر ہر ایک کی تفصیل قلمبند کر دیا ہے، سب کی تاریخ وفات بھی لکھ دیا تا کہ اتصال سند کی جانچ میں معاون ہو۔ جرح وتعدیل کے اعتبار سے بھی طبقات مرتب کیے اور حفاظ وضعفاء کے لیے الگ الگ کتابیں مرتب کیں جو ۲۵ و ۳۵ و ۸۰ جلدوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

محمد ﷺ کے فرمودات اور حالات کو جن دلائل اور ٹھوس اصولوں پر مرتب کیا گیا یہ اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قائد کے کلام کو اس طرح سے تحقیق کر کے جمع نہیں کیا گیا۔

۸۔ محمد ﷺ کو اللہ کے رسول ہونے کی ایک بہت بڑی دلیل آپ کے دعوت کی کامیابی اور آپ پر ایمان لانے والوں کی کثرت اور ان کی عدالت وحق گوئی ہے۔

اللہ نے فرمایا: [إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ، وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا، فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا] (سورہ نصر)

''جب اللہ کی مدد اور فتح آجائے اور تم دیکھ لو کہ لوگ فوج درفوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو۔ بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

محمد ﷺ ۲۳ سالہ دور نبوت میں دعوت واصلاح کا کام کرتے رہے۔ ۱۱ھ مطابق ۶۳۲ء کو جب آپ نے اس دنیا سے انتقال فرمایا آپ پر ایمان لانے والوں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد ہوگئی تھی۔

محدثین کرام جنہوں نے جرح وتعدیل پر بے مثال کام کیا اور راویوں کے حالات قلمبند کیے۔ انہیں محدثین نے صحابہ کے حالات زندگی پر بھی کتابیں لکھی ہیں۔ ہر محدث اور امام اس بات پر متفق ہے کہ جن لوگوں نے براہ راست رسول سے تربیت حاصل کی وہ جملہ صحابہ کرام عادل اور سچے ہیں اور انہوں نے ایمان داری کے ساتھ آپ کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

اس طرح اگر دیکھا جائے تو یہ اللہ رب العالمین کی طرف سے انتظام ہے کہ قرآن مجید اور آپ کی احادیث ہمیشہ کے لیے محفوظ ہیں اور جس رسول کو اللہ نے خاتم النبیین وسید المرسلین کا منصب عطا فرمایا اس کی تعلیمات کی حفاظت کا انتظام بھی کیا۔ یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

اللہ تعالی آپ پر ہم سب کی طرف سے ان گنت درود وسلام نازل فرمائے، آمین۔

●●●

درس حدیث

کھانے پینے کے آداب

مولانا عبدالمتین مدنی

عن عمر بن أبی سلمة رضی اللہ عنہ کنت غلاماً فی حجر رسول اللہ ﷺ وکانت یدی تطیش فی الصفحة، فقال لی رسول اللہ ﷺ: یا غلام! سم اللہ وکل بیمینک، وکل مما یلیک، فما زالت طعمتی بعد. (صحیح بخاری: ۶/ ۵۳۷۶، صحیح مسلم مع النووی: ۵/ ۱۹۳)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے زیر کفالت ایک بچہ تھا اور کھانے کے دوران میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا تو اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے کہا: اے بیٹا بسم اللہ پڑھ اور دائیں ہاتھ سے کھا اور جو کھانا تجھ سے قریب ہے اسے کھا، اس کے بعد یہی ہمیشہ میرا سیدھا طریقہ رہا۔

مذہب اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ایک جامع وشامل دین ہے، زندگی کے تمام شعبوں سے متعلق اس میں ہدایات موجود ہیں۔عقائد،عبادات،معاملات،حقوق، حدود، اخلاق اور آداب زندگی، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا،سونا جاگنا،لباس ان سب کی تفصیلات قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں موجود ہیں، چونکہ کھانا پینا انسانی زندگی کا لازمہ ہے، اس لیے اس کے آداب زیادہ تفصیل کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث میں اس سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے،ایک شخص جب کھانا کھانے کے لیے دسترخوان پر بیٹھے تو اس کے لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ جس ذات نے اسے خوردونوش کی نعمتیں فراہم کی ہیں اس کا زبانی شکر بجالانے کے لیے بسم اللہ پڑھے یعنی میں اس اللہ کے نام سے اسے تناول فرمارہا ہوں جس نے یہ عطا کیا ہے۔اگر وہ صرف بسم اللہ پڑھے تو کوئی حرج کی بات نہیں اور اگر وہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو یہ بھی جائز ودرست ہے۔

اگر کھانا کھانے والا شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول گیا اور اسے دوران طعام یاد آجائے تو درمیان ہی میں **بسم اللہ أولہ وآخرہ** پڑھ لے۔

بسم اللہ پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے شیطان لعین کھانا کھانے والے کے ساتھ اس کھانے میں شریک نہیں رہتا، گویا شیطان لعین کی شرکت سے کھانا بے برکت نہیں ہوتا بلکہ اللہ کا ذکر اس کا کھانا،ہضم کرنا ور جزءبدن بننا سب کو بابرکت بنادیتا ہے۔

اس حدیث میں جس دوسرے ادب کا ذکر کیا گیا ہے

وہ پہلے ادب کی طرح ہی اہم ہے یعنی دائیں ہاتھ سے کھانا، اس لیے کہ بائیں ہاتھ سے مسلمان بلکہ انسان نہیں شیطان کھاتا ہے۔

اب اللہ کا کوئی بندہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا کر اپنے رب کو ناراض اور اس کے دشمن کو کیوں خوش کرے۔ علماء نے دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو واجب قرار دیا ہے اور یہی راجح بھی ہے اور یہی حکم پانی پینے کا بھی ہے۔ ہاں اگر کسی کے دائیں ہاتھ میں کوئی عارضہ ہو مثلا ہاتھ شل ہو یا پٹی بندھی ہو اور اسے منہ تک لے جانا مشکل ہو تب ایسی صورت میں وہ شرعا معذور ہے اور اس کا بایاں ہاتھ دائیں کا قائم مقام ہے۔

اگر کوئی شخص دائیں ہاتھ میں کھانا لگا رہنے کی وجہ سے بائیں ہاتھ گلاس لے کر پانی پی رہا ہو تو اس کا ایسا کرنا بھی خلاف سنت ہے، اس لیے کہ یہ کوئی ایسی مجبوری نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اس حکم کو ترک کردے اور شیطان کے طریقہ پر عمل کرے۔

اس حدیث میں تیسرا ادب یہ ہے کہ کھانا کھانے والا اس کھانے کو کھائے جو برتن میں اس سے قریب ہو۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا برتن ہے اور کئی لوگ ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوں اور پورے برتن میں ایک قسم کا کھانا ہو یعنی ہر کھانے والے کے آگے ایک جیسا کھانا ہو تو ہر شخص اپنے آگے سے کھانا کھائے، اس لیے کہ دوسرے کے آگے سے کھانا کھانا ادب کے خلاف ہے اور اس میں اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ دوسرا اسے ناپسند کرے اور اس کی طبیعت میں تکدر پیدا ہو۔

ہاں اگر صورت مختلف ہے مثلا چاول سب کے آگے یکساں ہے مگر گوشت کسی کے آگے ہے اور کسی کے آگے نہیں ہے تب اس کے لیے اسے دوسروں کے آگے سے لینا درست ہے۔ یا یہ کہ وہ کسی برتن میں تنہا کھانا کھا رہا ہو تب بھی اس کے لیے جائز ہے کہ کہیں سے بھی نوالہ اٹھائے۔ البتہ اس سلسلہ میں ایک حکم یہ بھی ہے کہ بیچ برتن سے نوالہ نہ اٹھایا جائے، اس لیے کہ برکت درمیان میں نازل ہوتی ہے جیسا کہ دوسری صحیح حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں، جو اللہ کے رسول ﷺ کے ربیب یعنی آپ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے صاحبزادہ تھے، کم سن ہونے کی وجہ سے جب اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں کھانے کے آداب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دیکھا تو انہیں تنبیہ فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کو ساتھ لے کر کھانا کھانا چاہیے اور کھانے کے دوران ان پر نظر رکھنی چاہیے اور خلاف شرع کسی کام پر پیار و محبت کے ساتھ تنبیہ بھی کرنی چاہیے تاکہ تربیت و تعلیم کا اہم فریضہ بھی اس سلسلہ میں ادا ہو جائے۔

☆☆☆

افتتاحیہ

اپنی بات

مـدیـــــر

● مرحباً صد مرحباً، اھلاً وسھلاً مرحباً:

۱۹ فروری ۲۰۱۹ء بروز منگل وہ تاریخی دن ہے جس میں اہالیان ہند نے مملکت توحید کے شیر دل انسان، سعودی ولی عہد، وزیر دفاع شہزادہ محمد بن سلمان آل سعود حفظہ اللہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا اور مرحبا صد مرحبا، اھلا وسھلا مرحبا کی صداؤں سے فضا مشک بار ہوئی۔ یقینا یہ بہت خوش آئند اور فرحت وانبساط کی گھڑی تھی جس سے وطن عزیز ہندوستان اور مملکت سعودیہ عربیہ کے مابین ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان ترقی واستحکام، امن وسعادت، اخوت وبھائی چارگی اور انسانیت کے فروغ کا اعادہ ہوتا ہے۔ یوں تو عرب وہند کے تعلقات اور روابط قدیم زمانہ سے چلے آرہے مگر ولی عہد تشریف آوری نے اس ثنائی تعلقات کو سیاسی طور پر مضبوط اور مستحکم تو کیا ہی ہے، دینی اعتبار سے بھی استحکام بخشا ہے۔ حج کے کوٹہ میں اضافہ کر کے ولیعہد نے اپنی دوررسی اور دوراندیشی کا مثبت پیغام دیا ہے اور ان تمام لوگوں کی تمناؤں کو شرمندۂ تعبیر کیا ہے جو کوٹہ کی قلت کی وجہ سے حج جیسی اہم عبادت اور حرمین شریفین کی زیارت سے محروم رہ جاتے تھے۔ یہ ایک ایسا پیغام ہے جس نے بہتوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔

حرمین شریفین ہر مسلمان کا مرکز عقیدت ہے۔ خانہ کعبہ وہ عظیم گھر ہے جس کی طرف مسلمانان عالم رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ یہ وہ گھر ہے جو روئے زمین پر سب سے زیادہ مقدس اور پاکیزہ ہے۔ یہیں سے ہدایت کی قندیلیں روشن ہوتی ہیں۔ اللہ تعالی نے اسے امن وشانتی کی جگہ بنایا ہے۔ اس میں جنگ وجدال اور الحاد وخوں ریزی حرام ہے۔

مدینہ منورہ بھی ایک عظیم اور تاریخی شہر ہے۔ یہ بستی نبی ﷺ جو سارے جہاں کے لیے رحمت اور محسن انسانیت ہیں، ان کی ہجرت گاہ اور جائے دفن ہے، امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم اجمعین اور بہتیرے صحابہ کرام کا مسکن ہے۔ خانہ کعبہ کی طرح مسجد نبوی کی زیارت بھی باعث اجر وثواب اور قلب وجگر کے لیے ذریعہ تسکین ہے۔

ولی عہد محمد بن سلمان آل سعود کو اللہ تعالی نے بڑی خوبیوں سے مالا مال کیا ہے۔ آپ اپنے عظیم کارناموں کی وجہ سے معروف شخصیت کے مالک ہیں۔ دینی غیرت وحمیت اور فراست ایمانی سے مزین ہیں۔ جواں عزم، سعی پیہم اور جہد مسلسل آپ کی شناخت ہے۔ آپ کے چہرے سے شاہانہ کروفر اور رعب وجلال بدر تمام کی طرح جھلکتا ہے۔ جزیرہ عرب کی عظیم ترین مملکت، مملکت سعودیہ عربیہ کی دوسری عظیم شخصیت ہیں جن سے نہ صرف وہاں کے باشندوں کو بڑی توقعات وابستہ ہیں

بلکہ عالم اسلام کا ہر فرد آپ کو خالد بن ولید جیسی فراست ومہارت اور صلاح الدین ایوبی جیسی سیاست تدبیروں سے متصف دیکھنا چاہتا ہے۔ہم انسانیت نواز ولی عہد کو سرزمین ہند میں تشریف آوروی اور قدوم میمنت پر بہ صمیم قلب شکر گزار ہیں اور رب کریم کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ آپ کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمل صالح کی توفیق دے اور مملکت کا سچا خادم بنائے۔

● نہیں حکمتوں سے خالی یہ احکام ذوالجلالی:

اکیسویں صدی عیسوی جس میں ہم اور آپ سانس لے رہے ہیں، جدید ٹیکنالوجی اور سائنس کا دور ہے۔آئے دن نئے تجربات،نئی تحقیقات، نئے انکشافات،نئی ایجادات اور نئے نظریات دنیا کے نقشے پر ابھر رہے ہیں اور تیزی کے ساتھ انسانی معاشرہ میں اثر انداز ہور ہے ہیں۔ابھی ایک ایجاد اور انکشاف پورے طریقے سے جلوہ نمائی کرنے بھی نہیں پاتی کہ دوسری ایجاد اور تحقیق اپنی پوری دل ربائی کے ساتھ آن موجود ہوتی ہے۔ہماری زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جوان جدید ٹیکنالوجیوں سے خالی رہا ہو۔ چاہے وہ تعلیم کا شعبہ ہو، یا کھیل کا میدان ہو، زراعت ہو یا صنعت وتجارت ہو، طب کا شعبہ ہو یا جنگ کا میدان ہو۔غرضیکہ ہر جگہ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سایہ کی طرح ہمارے ساتھ چپکی نظر آتی ہے اور روز بروز ہم اس کے اسیر ہوتے جارہے ہیں۔

ابھی حال ہی میں طب کے شعبہ میں ایک نئی تحقیق آئی ہے جو اتر پردیش کے دارالسلطنت لکھنؤ میں واقع پی جی آئی اسپتال کے ایک سینئر ڈاکٹر پروفیسر راکیش کپور نے کی ہے۔انھوں نے اپنی ریسرچ میں کہا ہے کہ کھڑے ہوکر کھانا کھانے سے کولن کینسر ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں ڈاکٹروں کا ماننا ہے کہ کھڑے ہوکر کھانا کھانے سے کولن کینسر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ کولن کینسر پیٹ کی بڑی آنت کا کینسر ہوتا ہے اس لیے زمین پر بیٹھ کر چوکڑی لگا کر کھانے سے صحت مندرہا جاسکتا ہے۔

پی جی آئی کے ڈپارٹمنٹ آف ریڈیوتھریپی اینڈ آنکولوجی کے ڈاکٹر پروفیسر راکیش کپور بتاتے ہیں کہ کولن کینسر پہلے ویسٹرن کنٹری میں لوگوں کو ہوتا تھا لیکن ہم ویسٹرن کنٹری کے لوگوں کی عادتوں کو اپنا کر کئی گمبھیر بیماریوں کے شکار ہورہے ہیں، ان میں ایک کولن کینسر بھی ہے۔لوگ کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہیں۔کھڑے ہوکر کھانا کھاتے ہیں تو کھانا سیدھے بڑی آنت میں جاتا ہے۔

پروفیسر کپور یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے پی جی آئی میں ایک لاکھ مریضوں میں ایک یا دولوگ میں یہ بیماری پائی جاتی تھی لیکن آج یہ بیماری آٹھ سے دس لوگوں میں ہونا شروع ہوگئی ہے۔ویسٹرن کنٹری میں ایک لاکھ میں چالیس لوگوں میں یہ کولن کینسر پایا جاتا ہے۔

اس لیے اس جان لیوا بیماری سے بچنے کے لیے ڈاکٹر موصوف کے مشورہ کے مطابق زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا چاہیے۔ مذہب اسلام کے ماننے والوں کے لیے یہ تحقیق نئی نہیں ہے کیوں کہ اسلام نے بہت پہلے ہمیں بیٹھ کر کھانے پینے کا حکم دیا ہے، بلکہ اہم یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات واحکامات کی اہمیت روئے زمین پر بسنے والے ہر فرد کے لیے ہے۔روز بروز منظر

عام پر آنے والی تحقیقات وانکشافات قیوم السماوات والارض کے نازل کردہ اس دین کو تقویت اور استحکام بخشتے ہیں جسے چودہ سو سال قبل صحرائے عرب کے ایک نبی امی نے پیش کیا تھا، نیز یہ رب ذوالجلال کی قدرت کاملہ کی واضح دلیل ہے کہ اپنے اس محبوب دین کی تائید ایک ایسے غیر مسلم ڈاکٹر سے کرا رہا ہے جو ظلمات کفر میں غوطہ زن ہے۔ دعا ہے کہ رب قدیر اس ڈاکٹر کے دل کو اسلام کی روشنی سے منور کردے۔ احکامات الہیہ اور مسائل دینیہ میں اس کی سائنسی تحقیق کو مذہب اسلام کی برتری اور ادیان سماویہ پر اس کی ہیمنت کا ذریعہ بنادے۔

کھڑے ہو کر کھانے پینے کی ممانعت کے بارے میں متعدد شرعی نصوص موجود ہیں۔ صحیح مسلم (۲۰۲۴) میں خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ”أنه نهى أن يشرب الرجل قائما، قال قتادة: فقلنا: فالأكل؟ فقال: ذاک أشر أو أخبث“ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے: قتادہ نے کہا: ہم نے عرض کیا کہ پھر کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ تو اور نہایت برا اور خبیث کام ہے۔

صحیح بخاری (۵۳۸۶) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ما علمت النبي ﷺ أكل على سكرجة قط، ولا خبز له مرقق قط، ولا أكل على خوان، قيل لقتادة: علام يأكلون؟ قال: على السفر“ میں نہیں جانتا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی تشتری رکھ کر (ایک وقت مختلف قسم کا) کھانا کھایا ہو اور نہ کبھی آپ نے پتلی روٹیاں (چپاتیاں) کھائیں اور نہ کبھی آپ نے میز پر کھایا۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس چیز پر آپ کھاتے تھے؟ کہا کہ: آپ دسترخوان پر (بیٹھ کر) کھایا کرتے تھے۔

مولانا داود راز رحمہ اللہ لکھتے ہیں: میز پر کھانا کھانا درست ہے مگر طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ اسلام میں سادگی ہی محبوب ہے۔ (ترجمہ صحیح بخاری: ۷/ ۱۱۲۵)

نبی کریم ﷺ اور آپ کے جاں نثار صحابہ کرام کا عام اوقات میں معمول یہ تھا کہ بیٹھ کر ہی کھاتے پیتے تھے۔ بوقت ضرورت کبھی کبھی راہ چلتے چلتے کھالیتے اور کھڑے کھڑے پانی پی لیتے۔ یہ صرف حد درجہ مجبوری میں ایسا کیا کرتے تھے۔ ورنہ اصل مسئلہ یہی ہے کہ کھڑے ہو کر کھانا پینا نہایت قبیح اور ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے جہاں تک ممکن ہو سکے بیٹھ کر کھایا پیا جائے۔ یہی افضل عمل ہے۔ آج کل دعوتوں میں مغربی تہذیب کی طرح کھڑے کھڑے کھانے پینے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے جو کسی باوقار اور شریف قوم کے شایان شان نہیں ہے تو مذہب اسلام کے شایان شان کیسے ہو سکتا ہے؟ کھڑے کھڑے کھانے کا یہ رواج یکسر غلط ہے اور خطرناک بیماریوں کو دعوت دیتا ہے اس لیے شادی بیاہ اور دیگر تقاریب میں یہ انداز بالکل نامناسب ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ طب جدید کا یہ انکشاف، اور تحقیق علم وفن کی گود میں پلنے والے بڑے بڑے ماہرین نے مسلسل

تجربات کے ذریعہ جن حقیقتوں کا پتہ لگایا ہے، ان کا انکشاف نبی اکرم ﷺ نے تحقیقات کے سارے ذرائع سے محرومی کے باوجود چودہ سوسال قبل ہی کردیا تھا۔ کیا یہ اس بات کا بین ثبوت نہیں ہے کہ مذہب اسلام احکم الحاکمین کا نازل کردہ ٹھوس اور قیم دین ہے جو سیدھی راہ کی رہنمائی کرتا ہے۔ دینی احکام ومسائل میں وہ حکمتیں پنہاں ہیں جو صرف عزت وحکمت سے متصف رب قدیر ہی جانتا ہے۔ نیز اس میں اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ ائمہ حدیث نے تحقیق وجستجو کے بعد جن احادیث کو صحیح قرار دیا ہے وہ واقعی صحیح ہیں۔ یعنی وہ احادیث رسول ہیں جو زمانہ کی ساری فتنہ سامانیوں کی دستبرد سے محفوظ ومصون ہیں۔

اکل وشرب کے بارے میں احادیث کریمہ میں بہت سے آداب بیان کیے گئے ہیں۔ ان میں سے چند اہم آداب کو مولانا عبدالمتین صاحب مدنی حفظہ اللہ نے حدیث نبوی کے حوالے سے سنجیدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے تاکہ کھانے پینے کی بے اعتدالیوں سے ہم محفوظ رہ سکیں۔

مولانا مقبول احمد سلفی کا مضمون ''وصیت کے مختصر احکام'' بھی اس شمارہ میں قارئین کے لیے حاضر ہے۔ وصیت کا تعلق موت سے ہے۔ ہم روزمرہ کی زندگی میں موت کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں، اسی لیے ہر مسلمان کو اس کے احکام ومسائل سے واقفیت ہونی چاہیے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر ہی کتاب وسنت کے ذخیرہ میں اس کے احکام ومسائل کو بسط وتفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

فن تخریج علم حدیث کا ایک اہم اور دل چسپ باب ہے۔ اس سے حدیث میں واقع ابہام وایہام، صحت وضعف، اطلاق وایجاز اور توضیح مشتبہات میں بڑی مدد ملتی ہے نیز اس سے اقوال وفرمودات کے تجزیہ وتحلیل کا ملکہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی متنوع خوبیوں کی وجہ سے جامعات ومدارس میں داخل نصاب کیا گیا ہے۔ عصر حاضر میں علم تخریج سے شغف رکھنے والے اکثر طالبان علوم نبوت مکتبہ شاملہ کا رخ کرتے ہیں مگر اس کے فوائد اور رموز واشارات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔ اس تناظر میں فاضل محترم ڈاکٹر عبدالصبور صاحب نے اپنے مضمون میں تخریج حدیث کے جدید وسائل میں مکتبہ شاملہ کا تعارف، فوائد اور طریقہ استعمال پر مثبت گفتگو کی ہے جو علم تخریج سے شوق رکھنے والے اور بالخصوص طلبہ مدارس کے لیے بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوگا، ان شاء اللہ۔

اساتذ گرامی مولانا مطیع اللہ صاحب سلفی حفظہ اللہ وتولاہ کا مولانا ابوالفضل جلال الدین رحمانی رحمہ اللہ کی شخصیت پر وقیع اور اہم معلومات پر مبنی مضمون کی تیسری اور آخری قسط بھی اس شمارہ کی زینت بنی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ سلسلہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

ان کے علاوہ دیگر موضوعات پر اہل قلم کی تازہ نگارشات شامل اشاعت ہیں۔ ہمیں قوی توقع کہ قارئین کرام اپنے گراں قدر خیالات اور تاثرات سے ضرور آگاہ کریں گے۔ آپ کے مفید اور مخلصانہ مشورے ہمارے لیے مہمیز اور مشعل راہ ہیں اور آپ کی تجاویز رسالہ کی اہمیت ومعنویت میں اضافہ کریں گی۔

●●●

وصیت کے مختصر احکام

مقبول احمد سلفی
اسلامک دعوۃ سنٹر شمالی طائف (مسرہ)

وصیت کیا ہے؟

میت کا وہ حکم یا کام جسے اس کی وفات کے بعد کیا جاتا ہے اسے وصیت کہتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے: [كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ] (البقرة:۱۸۰)

ترجمہ: تم پر فرض کیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جانے والا ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے دستور کے مطابق وصیت کر جائے، اللہ سے ڈرنے والوں پر یہ ایک حق ہے۔

وصیت اور ہبہ میں فرق:

وصیت کا تعلق موت سے ہے اور ہبہ کا تعلق زندگی سے اس لئے وصیت کا نفاذ وفات کے بعد ہوتا ہے اور ہبہ کا زندگی میں ہی، اور ہبہ برابر برابر تقسیم کیا جاتا ہے جبکہ وصیت مختلف ہوسکتی ہے۔

وصیت کی حکمت:

آدمی زندگی بھر محنت کرتا ہے اور پسینہ بہا بہا کر مال جمع کرتا ہے اور جب مرجاتا ہے تو اس کے ورثاء اس مال سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اس لئے آدمی کو چاہئے کہ وفات سے پہلے ورثاء کو اپنے مال میں سے بھلائی کے کاموں میں صرف کرنے کی وصیت کرجائے۔ یہ اللہ کا بندوں پر انعام سے کم نہیں کہ اس کی وصیت کے نفاذ سے وفات کے بعد بھی ثواب ملے گا۔ اسی طرح کوئی محتاج رشتہ دار ہو جو ترکہ میں حصہ دار نہیں ہوسکتا اسے کچھ نہ کچھ وصیت کرجائے۔

وصیت کا حکم:

وصیت کا حکم احکام شرعیہ کی طرح پانچ احوال پر منحصر ہے۔ اگر آدمی کے ذمہ بندوں کے حقوق ہیں مثلاً قرض، امانت، ہڑپا ہوا مال، چوری کی ہوئی چیز، زکوۃ وکفارہ وغیرہ تو ان حقوق کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اعزاء واقرباء (وارث کے علاوہ) کے لئے وصیت کرنا مستحب ہے۔ مثلاً کسی مسکین رشتہ دار کو ترکہ سے کچھ مال کی یا نیکی کے کاموں کی وصیت کرنا۔ اللہ کی معصیت میں وصیت کرنا حرام ہے جیسے کوئی بیٹے کو ڈاکو بننے کی وصیت کرے یا اپنے مال سے اپنی قبر پہ مزار تعمیر کرنے کا حکم دے۔ وارث محتاج ہو تو فقیر کے لئے مال کی وصیت کرنا مکروہ ہے۔ مالدار آدمی، مالدار رشتہ دار یا اجنبی کے لئے وصیت کرے مباح کے درجے میں ہے۔

وصیت کب کرے:

آدمی اگر کہیں دور دراز کا سفر کرے، مثلاً سفر حج وعمرہ یا بغیر سفر کے، اگر اس کے پاس لوگوں کی امانتیں اور حقوق ہوں تو واجبی طور پر وصیت لکھ لے اور کسی امانت دار کے

پاس جمع کر دیتا کہ لوگوں کے حقوق ضائع نہ ہوں۔ موت کی کسی کو خبر نہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''ماحق امری مسلم ،له شيء يوصى فيه ،يبيت ليلتين إلا ووصيته مكتوبة عنده'' (صحیح البخاري: ۲۷۳۸)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے جن کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی مال ہو، درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گزارے۔

لیکن اگر کسی کا کوئی حق نہ ہو تو اس صورت میں وصیت کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے اور اگر اللہ نے مال سے نوازا ہے تو بہتر ہے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں کی وصیت کر جائے تاکہ وفات کے بعد اس کا ثواب ملے۔ یاد رہے وصیت ثلث مال سے زیادہ کی نہیں کر سکتا۔

وصیت لکھنے کا طریقہ:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے وصیت لکھنے کا طریقہ اس طرح لکھا ہے کہ میں فلاں وصیت کرنے والا وصیت کرتا ہوں اس بات کی گواہی دیتے ہوئے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ یکتا اور تنہا اور اس کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور عیسی علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جسے مریم علیہ السلام کی طرف ڈال دیا تھا اور اس کے پاس کی روح ہیں۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ جو قبروں میں ہے اللہ اسے دوبارہ زندہ کرے گا۔ میں سارے اہل وعیال کو اللہ سے ڈرنے، آپس میں صلح صفائی کرنے، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے، ایک دوسرے کو حق کی اور اس پر صبر کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں ان سب کو ابراہیم علیہ السلام کی طرح وصیت کرتا ہوں جس طرح انہوں نے اپنے بیٹے اور یعقوب کو وصیت کی: [يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ] (البقرة: ۱۳۲)

ترجمہ: ہمارے بچو! اللہ تعالی نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرما لیا، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔

پھر تہائی مال یا اس سے کم کی جو چاہے وصیت کرے یا مال معین کی وصیت کرے مگر ثلث مال سے زائد نہ ہو۔ اور پھر مصارف شرعیہ یعنی جہاں خرچ کرنا ہے اسے بیان کرے اور اس کام پر کسی وکیل کا بھی اس میں ذکر کرے۔ (شیخ ابن باز کے ویب سے منقول)

اور اس پر دو عادل گواہ بھی بنالے۔ اللہ کا فرمان ہے: [يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ] (المائدة: ۱۰۶) ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص کا گواہ ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت ہو، وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں خواہ تم میں سے ہوں یا غیر لوگوں میں سے۔

وصیت لکھ کر کسی امانتدار کے پاس جمع کر دے جو اس کی صحیح سے حفاظت کر سکے۔

وصیت کے شروط:

وصیت کی تین شرطیں ہیں:

پہلی شرط: جس مال میں وصیت کی جا رہی ہے وہ

حلال ہو ورنہ وصیت صحیح نہیں ہوگی۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: إن الله طيب لا يقبل إلا طيباً (صحیح مسلم: ۱۰۱۵)

ترجمہ: بے شک اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔

دوسری شرط: وصیت تہائی مال یا اس سے کم ہو، اس سے زائد کی وصیت صحیح نہیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: عن ابنِ عباسٍ. قال: لو أنَّ الناسَ غضُّوا من الثلثِ إلى الربُعِ، فإنَّ رسولَ الله صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ قال: الثلثُ. والثلثُ كثيرٌ. (صحیح مسلم: ۱۶۲۹)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: کاش لوگ تہائی سے کم کر کے چوتھائی کی وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: تہائی (تک کی وصیت کرو)، اور تہائی بھی زیادہ ہے۔

تیسری شرط: وصیت وارث کے علاوہ کسی دوسرے فرد کے لئے ہو کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: إن الله قدأعطى كل ذى حق حقه. ألا لا وصية لوارث. (صحیح ابن ماجہ: ۲۲۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔

وصیت کی اقسام:

وصیت دو چیزوں سے متعلق ہوتی ہے، ایک مال سے متعلق اور دوسری اعمال سے متعلق۔

مال سے متعلق وصیت تو یہ ہے کہ آدمی کے اوپر لوگوں کے حقوق ہوں اس کی وصیت کرے مثلاً قرض، امانت وغیرہ۔ مال سے متعلق دوسری وصیت عام ہے وہ کسی غیر وارث کو دینے کے لیے تہائی مال یا اس سے کم کی وصیت کرنا ہے، مثلاً بیٹے کی موجودگی میں بھائی کو کچھ مال کی وصیت کرنا۔

اعمال سے متعلق وصیت مال کے ساتھ معلق ہے یعنی وصیت کرنے والا اپنی وفات کے بعد اللہ کے راستے میں مال خرچ کرنے کی وصیت کر جائے مثلاً مسجد بنانے، یتیم خانہ تعمیر کرنے، جہاد میں پیسہ لگانے، غیر متعین مسکین وفقراء میں متعین مال تقسیم کرنے کی وصیت کرنا۔ اعمال سے متعلق ایک دوسری وصیت بغیر مال کے ہے، وہ اس طرح کہ وصیت کرنے والا اپنی اولاد، اعزاء واقرباء کو نماز کی وصیت، تقوی کی وصیت، شرک سے بچنے کی وصیت اور دیگر اعمال صالحہ کی وصیت کرے۔

سب سے عظیم وصیت:

سب سے عظیم وصیت اللہ کی عبادت کی وصیت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے ڈرانا، آپس میں صلح وصفائی سے زندگی گزارنا، نماز کی پابندی کرتے رہنا، زکوۃ ادا کرنا، مسکینوں کی دیکھ ریکھ کرنا، سنت کے مطابق زندگی گزارنا، بدعات وخرافات سے بچنا، ایمان اور صراط مستقیم پر گامزن رہنا، حق اور صبر کی تلقین کرنا، وغیرہ۔ یہ ایسے اعمال ہیں جن کی وصیت کرنے سے وصیت کرنے والے کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا اور اس کے بعد لوگ نیکی وبھلائی کی راہ پر چلتے رہیں گے، دنیا بھی اچھی رہے اور آخرت میں بھی بھلا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُواْ اللّهَ وَإِن تَكْفُرُواْ فَإِنَّ لِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ وَكَانَ اللّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا] (النساء:۱۳۱)

ترجمہ: واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز اور تعریف کیا گیا ہے۔

اور اللہ کا فرمان ہے:

[وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا] (الاحقاف:۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا۔

یہاں اللہ کی وصیت بندوں کو حکم دینا ہے۔ اور قرآن میں عیسی علیہ السلام کا کلام ہے جب وہ ماں کی گود میں تھے۔

[وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا] (مریم:۳۱)

ترجمہ: اور اس نے مجھے بابرکت کیا جہاں بھی میں ہوں، اور اس نے مجھے نماز اور زکوۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔

اسی طرح لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

[وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ] (لقمان:۱۳)

ترجمہ: اور جب کہ لقمان نے وعظ کرتے ہوئے اپنے لڑکے سے فرمایا کہ میرے پیارے بچے! اللہ کے ساتھ شریک نہ کرنا بیشک شرک بھاری ظلم ہے۔

ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی وصیت کا قرآن میں اس طور پر ذکر ہے:

[وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ، اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ] (البقرۃ: ۱۳۲، ۱۳۳)

ترجمہ: اس کی وصیت ابراہیم اور یعقوب نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالی نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرمالیا، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔ کیا (حضرت) یعقوب کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اُسی کے فرمانبردار رہیں گے۔

نبی ﷺ نے بھی اپنی امت کے لئے بہت ساری نصیحتیں اور بہت ساری وصیتیں چھوڑی ہیں، آپ نے زندگی کے آخری لمحات میں قبروں کو سجدہ گاہ بنانے سے منع کیا ہے اور بار بار منع کیا، غرغرہ کی حالت میں بار بار نماز کی وصیت کی، اے کاش! امت مسلمہ نبی ﷺ کی آخری وصیت کا نفاذ کرتی۔ آپ ﷺ کی اہم وصیت میں سے یہ ہے کہ آپ نے امت کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی۔

بخاری ومسلم میں طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: **هل كان النبي ﷺ أوصى؟ فقال: لا، فقلت: كيف كتب على الناس الوصية، أو أمروا بالوصية؟ قال: أوصى بكتاب الله**. (صحیح البخاری: ۲۷۴۰)

ترجمہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا (راوی نے اس طرح بیان کیا) کہ لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں کر دیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی۔

آج مسلمانوں کی اکثریت شرک وبدعت میں مبتلا ہے، اگر لوگ قبروں پہ مزار بنانے اور اس پر میلہ ٹھیلہ بنانے سے باز آجائیں اور عمل کرنے کے لئے کتاب اللہ کو دستور بنالیں تو پھر کبھی کوئی مسلمان ہرگز ہرگز گمراہ نہیں ہوسکتا جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر تم کتاب اللہ اور میری سنت کو پکڑلو تو کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔

وصیت میں تبدیلی یا منسوخی:

کسی وجہ سے وصیت کرنے والا وصیت بدلنا چاہے یا اسے منسوخ کرنا چاہے تو اس کے اختیار میں ہے کہ وہ وصیت میں اپنی مرضی سے ردوبدل کرسکے یا اسے منسوخ کرسکے تاہم اس میں عدل کارفرما ہو۔

وصیت کا نفاذ:

اگر وصیت کی شرطیں پائی جاتی ہیں اور اس میں کوئی شرعی مخالفت نہیں تو میت کی وفات کے بعد اس کے ورثاء پر وصیت کا نفاذ واجب ہے، جو اس میں کوتاہی کرے یا وصیت کو بدلے یا چھپائے تو وہ بڑا گنہگار ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: [فَمَنۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ] (البقرۃ: ۱۸۱) ترجمہ: پھر جو شخص اسے (وصیت کو) سننے کے بعد بدل دے تو اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی ہوگا، واقعی اللہ تعالی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت کے بعد اللہ تعالی فرماتا ہے: [فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ] (البقرۃ: ۱۸۲) ترجمہ: ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانبداری یا گناہ کی وصیت سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کرادے تو اس پر گناہ نہیں، اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔

●●●

تخریجِ حدیث کے جدید وسائل

تعارف،فوائداور طریقۂ استعمال

ڈاکٹر عبدالصبورابوبکرمدنی /استاذ جامعہ سلفیہ بنارس

علوم شرعیہ میں علم حدیث کو جو بلند مقام حاصل ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پہلی صدی ہجری سے لیکر آج تک حدیث اور علم حدیث کی جتنی خدمت ہوئی ہے اتنی کسی اور علم کی نہیں ہوئی۔ چنانچہ حدیث کے سلسلے میں ہر زمانے میں علمائے حدیث نے خواہ متقدمین ہوں یا متاخرین ہر ناحیہ سے اپنی گرانقدر خدمات پیش کی ہیں اور کسی شے یا پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑا ہے۔انہیں میں سے ایک اہم گوشہ یا پہلو اصول تخریج اور طرق تخریج بھی ہے۔

دور جدید میں انفارمیشن ٹکنالوجی یا اطلاعاتی ٹکنالوجی نے جو ترقی کی اور اس سے جو سہولتیں میسر ہوئی ہیں ان کا چند سالوں قبل تصور بھی نہیں تھا۔آج زندگی کے ہر شعبے اور ہر میدان میں اس ٹکنالوجی کا عمل دخل ہے۔ دور حاضر میں جہاں جدید ٹکنالوجی کی ترقی سے ماہرین نے استفادہ کیا ہے اور متعدد علوم وفنون کے فروغ میں اس کا صحیح و مثبت استعمال کیا گیا ہے وہیں حدیث کے ماہرین نے بھی اس جدید ومفید ٹکنالوجی کو نعمت الٰہی تصور کرتے ہوئے خدمتِ حدیث کے لئے اس سے بھر پور فائدہ اٹھایا ہے اور طلبہ و باحثین کے ما بین متعدد علمی الکٹرانک پروگرام (ای لائبریری) متعارف کرا کے کتب احادیث سے استفادہ کو بالکل آسان بنا دیا ہے۔ پہلے تخریج حدیث میں بے پناہ وقت صرف ہوتا مگر اب وہی کام لمحوں میں ہو جاتا ہے۔یہ جدید علمی پروگرام حیرت انگیز طور پر سیکنڈوں میں ہزاروں کتابوں سے مطلوبہ حدیث یا نص کو کھنگال کر باحث کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔کسی حدیث کو ڈھونڈھنے کے لئے اب کتابوں کی ورق گردانی کرنے کی زیادہ حاجت باقی رہی اور نہ ہی حوالہ قلمبند کرنے کی ضرورت۔یہ الکٹرانک لائبریریاں حدیث کو اس کے حوالہ کے ساتھ باحث کے سامنے پیش کردیتی ہیں۔ایسے پروگراموں اور ای لائبریریوں میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔روز بروز نت نئی خصوصیات اور سہولیات کے ساتھ یہ مارکیٹ میں آرہی ہیں جنہیں علمی حلقے میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

ذیل میں ہم بعض اہم ای لائبریریوں کا ایک مختصر تعارف پیش کرتے ہیں جن سے تخریج حدیث کا عمل نہایت آسان ہو گیا ہے۔

سب سے پہلے ہم یہ جان لیں کہ سنت نبویہ یا علوم شرعیہ کی خدمت کے لئے آج جتنی بھی ای لائبریریاں موجود ہیں وہ سب کی سب مفید ہیں, ہر ایک کی کچھ خوبیاں اور خصوصیات ہیں جو دوسرے میں موجود نہیں ہیں۔ نیز ان میں سے بعض تجارتی نوعیت کی ہیں جنہیں قیمتاً حاصل کیا جاتا ہے۔وہ سب کے دسترس میں نہیں ہیں اور نہ ہی سب

کے لئے ان کا حصول آسان ہے۔ جبکہ بعض بالکل مفت ہیں انہیں خالص کتاب وسنت کی نشر واشاعت کے مقصد سے تیار کر کے سی ڈی وغیرہ کی شکل میں تقسیم کیا جارہا ہے یا افادہ عامہ کی خاطر انٹرنیٹ پر ڈال دیا گیا ہے جہاں سے بآسانی ڈاؤن لوڈ کر کے ان سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

اس وقت علمی حلقوں میں جو ای لائبریریاں معروف ومشہور ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

-جوامع الکلم: اسے قاہرہ کی افق للبرمجیات نامی کمپنی نے (350) باحثین اور جدید ٹیکنالوجی کے ماہرین کی مدد سے (30) سال کی طویل مدت میں تیار کیا ہے۔ اس کا شمار خدمت حدیث کے لئے تیار کی گئی ضخیم اور اہم ترین ای لائبریروں میں ہوتا ہے۔ ابتداء میں یہ مارکیٹ میں قیمتاً دستیاب تھی۔ پھر کمپنی نے اسے افادہ عامہ کی غرض سے اسلام ویب پر مفت فراہم کردیا ہے۔

اس برنامج کی اہم ترین خصوصیات میں سے سرعتِ بحث ہے نیز اس کے اندر بعض ان کتابوں اور اجزاء حدیثیہ کو بھی شامل کردیا گیا ہے جو مخطوطات (خطی نسخے) کی شکل میں بعض بڑی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

اس کا اصدار ثانی (1400) کتابوں پر مشتمل ہے جن میں (857) مطبوع کتابیں ہیں اور (543) مخطوطات ہیں۔ اور احادیث وآثار کی مجموعی تعداد طرق ومکررات کے ساتھ دس لاکھ سے زائد ہے اور (70) ہزار سے زائد راویوں کا ترجمہ اہل جرح وتعدیل کے اقوال کے ساتھ موجود ہے نیز ہر صحابی کے بارے میں وافر معلومات اکٹھا کردی گئی ہیں۔ اس برنامج میں رواۃ حدیث کو تہذیب الکمال سے جوڑ دیا گیا جس کی وجہ سے کسی بھی راوی کا ترجمہ دیکھنا اور مختصر وقت میں اس کے بارے میں اہل علم کے اقوال کو جاننا بالکل آسان ہوگیا ہے۔ اسی طرح اس برنامج نے راوی کے ساتھ کتب حدیث میں موجود اس کی روایتوں کو جوڑ دیا ہے جس سے کسی بھی راوی کی تمام روایتوں کو جاننا, ایک جگہ جمع کرنا اور ان کا تحلیل ودراسہ کرنا سہل ہوگیا ہے۔ اس اصدار کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں خودکار طریقے سے حدیثوں کی تخریج کا سسٹم ڈال دیا گیا ہے، جس کی مدد سے کسی حدیث کی تخریج کرنے کے لئے برنامج میں دئے گئے مخصوص بٹن پر کلک کرنے سے جوامع الکلم میں داخل تمام کتابوں سے خود بخود تخریج ہوکر اسکرین پر آجاتی ہے۔ یہ برنامج اس کے علاوہ اور بھی ڈھیر ساری خصوصیات کا حامل ہے جیسے:

- نصوص کا اعراب کے ساتھ ہونا تاکہ کم علم رکھنے والا بھی بآسانی اسے پڑھ اور سمجھ سکے۔
- حدیث کے انواع واقسام کی نشاندہی یعنی حدیث کا مرفوع، موقوف یا مقطوع ہونا، اسی طرح قولی، فعلی یا حدیث قدسی ہونا۔
- حدیث کے متابعات وشواہد کو ایک جگہ جمع کردینا اور احادیث کے اندر موجود بعض علل کی طرف بھی اشارہ کردینا تاکہ حدیث کی کامل اسٹڈی کرنا اور اس پر درست حکم لگانا آسان ہوجائے۔

خلاصہ یہ کہ بہت ہی عرق ریزی، جانفشانی اور دقت نظر کے ساتھ اس علمی شاہکار کو تیار کیا گیا ہے۔ مگر اس کے باوجود ہر برنامج کی طرح اس میں بھی متعدد مقامات پر سقط

اورتصحیف موجود ہے۔

-برنامج الکتب التسعہ (موسوعۃ الحدیث الشریف): اس برنامج کو حرف نامی کمپنی نے تیار کیا ہے، یہ ایک نہایت عمدہ برنامج ہے جو کتب تسعہ (صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن الترمذی، سنن النسائی، سنن ابن ماجہ، موطا الامام مالک، مسند الامام احمد، سنن الدارمی) یعنی حدیث شریف کی نو کتابوں اوران کی شروحات پر مشتمل ہے، اس کا سرچ انجن کافی بہتر ہے، اس میں مختلف طرق سے وارد حدیث کے شجرہ بنانے کی خاصیت بھی موجود ہے۔ نیز برنامج کافی دقیق اورمعتبر ہے، اس میں نقص کا پہلوصرف یہ ہے کہ اس میں کتابوں کی تعداد بے حد کم ہے۔

-برنامج اتقان الحرفۃ باکمال التحفہ (تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف): یہ بھی عمدہ برنامج ہے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ تیار کیا گیا ہے اس کے اندر تحفہ الاشراف کے خطی نسخہ کو بھی شامل کردیا گیا ہے۔ امام مزی نے جس کمال مہارت اورعالی دقت کے ساتھ اس کتاب کی تالیف کی ہے اور کتب ستہ اوراس کے ملحقات کے لئے تحفہ الاشراف کی جو اہمیت ہے، وہ اہل علم پر مخفی نہیں ہے، فن تخریج سے شغف رکھنے والے کے لئے اس کتاب کی حیثیت وہی ہے جوفن رجال میں تہذیب الکمال کی ہے۔

-برنامج المکنز الجدید: اس کی اہم ترین خصوصیات میں سے یہ ہے کہ اس میں مسند احمد کے اس نسخے کو شامل کیا گیا ہے جس کی تحقیق جمعیت المکنز الاسلامی کے زیر اشراف علماء کی ایک ٹیم نے کی ہے۔ جونص حدیث کے اعتبار سے مسند احمد کی موجودہ تحقیقات میں سے سب سے معتبر اور عمدہ ہے۔ کتاب کے ساتھ محققین کے حواشی اورنسخوں کے درمیان کے فروق کو بھی شامل کردیا گیا ہے۔ اور چونکہ مسند احمد ذخیرہ حدیث کا سب سے بڑا مجموعہ ہے اور مذکورہ تحقیق کے ساتھ اس کتاب کے ورقی نسخے کی حصولیابی ہر ایک کے لئے آسان نہیں ہے اس لئے اس برنامج کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

-المکتبہ الالفیہ: اس الکٹرانک لائبریری کو مزکر التراث نے احادیث کی خدمت کے لئے خصوصی اہتمام کے ساتھ تیار کیا تھا پھر اسے مزید ترقی دے کر المکتبۃ الاسلامیہ الکبری کے نام سے خارجی ہارڈ ڈسک کی شکل میں صادر کیا جو متعدد کتابوں کے اضافے اور مزید سہولیات اور خصوصیات سے مزین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس برنامج کو اہل علم نے خوب سراہا اور پسند کیا۔ پھر کمپنی نے اسے اورترقی دے کر الجامع الکبیر کے نام سے شائع کیا جسے کمپنی کا سب سے عمدہ اصدار مانا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کا تذکرہ آرہا ہے۔

-الموسوعہ الذہبیہ: بعض اہم خصوصیات کے حامل اس موسوعہ کو بھی مرکز التراث نے تیار کیا ہے۔

-الجامع الکبیر: اسے اردن کی التراث نامی کمپنی نے خارجی ہارڈ ڈسک کی شکل میں تیار کیا ہے، کمپنی نے اس سے پہلے المکتبہ الالفیہ (جو(1300) کتابوں پر مشتمل ہے) اورالموسوعہ الذہبیہ (جو(600) کتابوں پر مشتمل ہے) کو صادر کیا تھا۔ پھر کمپنی نے سابقہ پروگراموں کو الجامع الکبیر میں شامل کرکے اور اسے مزید کتابوں اورخصوصیات سے آراستہ کرکے پیش کیا جسے علمی دنیا میں ایک بڑا کارنامہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس برنامج میں شامل کی گئی اہم کتابوں میں حافظ ذہبی کی معروف کتاب تاریخ الاسلام اورابن ناصرالدین کی کتاب توضیح المشتبہ اورمتعدد اجزاء حدیثیہ ہیں۔ اس پروگرام کا شماروسیع ترین الکٹرانک لائبریریوں میں ہوتا ہے، اس کی

اہم خصوصیات میں شمولیت اور کتابوں کی کثرت ہے۔ لیکن اس میں بھی غلطیاں اور تصحیفات کثرت سے موجود ہیں۔

-**موسوعۃ الحدیث الشریف:** اسلام ویب کے زیر اشراف اس برنامج کو تیار کیا گیا ہے، یہ برنامج متعدد خوبیوں کا حامل ہے جیسے: سندوں میں وارد راویوں کے تراجم کو سیر اعلام النبلاء جیسی اہم کتاب سے جوڑ دیا گیا ہے، یعنی کسی بھی راوی کا ترجمہ جاننے کے لئے اس کے نام پر کلک کرنے سے سیر اعلام النبلاء کا وہ صفحہ کھل جاتا ہے جس میں اس راوی کا ترجمہ موجود ہے۔ اس برنامج کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ مصادر کی طرف حوالہ کے ساتھ حدیث کی تخریج کرتا ہے، اسی طرح ہر حدیث کو اس کی شرح سے اور ہر آیت کو اس کی تفسیر سے جوڑ دیا گیا ہے نیز علمی موضوعات سے بھی سرچ کا بہتر آپشن موجود ہے، جو چند سکینڈ میں سرچ کئے ہوئے موضوع سے متعلق تمام احادیث کو اسکرین پر جمع کر دیتا ہے۔

-**جامع خادم الحرمین الشریفین للسنۃ النبویۃ:** یہ الکٹرانک برنامج خادم الحرمین الشریفین ملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ کی رعایت میں انجام پانے والی عظیم علمی خدمات میں سے ایک ہے۔ اسے انفارمیشن ٹیکنالوجی کی حرف نامی معروف وماہر کمپنی نے رئاسہ عامہ ریاض کے زیر اشراف تیار کیا ہے۔ اس برنامج کے مشرف اعلی مفتی مملکہ عربیہ سعودیہ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ آل شیخ حفظہ اللہ ہیں۔ اور اس کے علمی وتنفیذی کمیٹی میں د. احمد معبد عبدالکریم، پروفیسر محمد بن عبدالمحسن ترکی، پروفیسر ابراہیم بن حماد الریس اور پروفیسر محمد بن ترکی الترکی شامل ہیں۔ یہ برنامج حدیث، مصطلح، اور رواۃ کی اہم ترین (90) کتابوں پر مشتمل ہے جن میں (260981) حدیثیں ہیں ان کے صفحات کی مجموعی تعداد (456748) ہے۔ اس برنامج کو فن حدیث کے (217) باحثین نے مسلسل چھ سال کی مدت میں تیار کیا ہے یہ برنامج بے شمار خوبیوں اور خصوصیات کا حامل ہے جیسے: دقت اور شمولیت، سرچ کے متعدد اختیارات، خودکار تخریج حدیث، اقوال اہل علم کی روشنی میں احادیث پر حکم، نصوص کے درمیان مقارنہ، مصطلح الحدیث کی تطبیق، احادیث اور راویوں کے متعدد اعداد وشمار، مشکل الفاظ کی شرح، جگہوں اور شہروں کے ناموں کی تعریف وغیرہ اور سب سے اہم یہ ہے کہ یہ برنامج نہایت قابل اعتماد ہے۔

-**المکتبۃ الشاملہ:** یہ (7000) سے زائد کتابوں پر مشتمل یہ ایک ضخیم علمی برنامج ہے، جسے نہایت دقت اور بالغ نظری اور کمال مہارت کے ساتھ علماء و متخصصین کی ایک جماعت نے تیار کیا ہے۔ اس برنامج کا پہلا ایڈیشن 2005ء میں سامنے آیا تھا اور دیگر عام پروگراموں کی طرح اس میں بھی کتابوں کے اضافے کی گنجائش نہیں تھی۔ لیکن جب اس کا دوسرا ایڈیشن 2006ء میں سامنے آیا تو اس کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس مکتبہ کا استعمال کرنے والا بآسانی اس کے اندر موجود کتابوں کو حسب رغبت حذف یا نئی کتابوں کا اضافہ کر سکتا تھا۔ پھر یہ خصوصیت آنے والے باقی تمام ایڈیشنوں میں برقرار رہی۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جس میں المکتبہ الشاملہ کو سبقت حاصل ہے۔ اور تیسرے ایڈیشن کی اہم اور جدید خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس میں متعدد کتابوں کو ان کے PDF نسخوں سے جوڑ دیا گیا ہے تاکہ اصل کتاب کی طرف رجوع کرنا آسان ہو جائے۔ جب 2012ء میں

اس برنامج کو حی الروضہ، ریاض کے مکتب تعاونی نے اپنی نگرانی میں لیا تو انہوں نے اس کے اندر روز بروز نت نئی سہولیات، تطویر وترقی اور جدید کتب کو داخل کر کے اس میں چار چاند لگا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ برنامج دیگر تمام برامج پر فائق اور سب سے زیادہ مقبول ومشہور ہے۔ مذکورہ بالا خصوصیات کے علاوہ اس کی دیگر اہم خوبیاں اور سہولیات اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں:

1۔ یہ برنامج انتہائی اہم اور قیمتی ہونے کے باوجود مفت میں دستیاب ہے۔

2۔ اس کے اندر کاپی پیسٹ کے متعدد طریقے موجود ہیں، جیسے کسی بھی نص کو سلیکٹ کرنے کے بعد اسے کنٹرول اور سی (Ctrl+C) کے عام طریقے سے کاپی کیا جا سکتا ہے اسی طرح ماؤس کو بائیں جانب کلک کرنے سے نسخ کا آپشن ظاہر ہوتا ہے، نیز المکتبہ الشاملہ میں اوپر نسخ کے لئے ایک خاص آئکن بھی دیا گیا ہے جس پر کلک کرنے سے مطلوبہ نص کتاب کی جلد اور صفحہ نمبر کے ساتھ کاپی ہو جاتی ہے اور اگر شاملہ کے کھلے ہوئے کامل صفحہ مع حواشی کاپی کرنا مقصود ہو تو بلا شیڈ کئے ہوئے مذکورہ آئکن دبانے سے یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔

3۔ مکتبہ شاملہ کے اندر کتابوں کو علوم وفنون کے اعتبار سے تقسیم کیا گیا ہے تاکہ باحث اپنی مطلوبہ کتاب تک بآسانی پہنچ سکے، اور ہر مجموعہ دو جزء میں منقسم ہے: اول خاص ہے ان کتابوں کے لئے جن کی ترقیم طباعت شدہ کتابوں کے موافق ہے اور دوئم غیر موافق ترقیم کے لئے۔ معلوم ہو کہ شاملہ کی اکثر کتابوں کی ترتیب وصفحات مطبوع کے موافق ہیں اور جو کتابیں موافق نہیں ہیں ان میں کئی ایسی ہیں جو اصلا علمائے کرام کے دروس اور محاضرات ہیں جن کو ضبط تحریر کر کے شاملہ میں شامل کر دیا گیا ہے نیز اس دوسرے حصہ کو (مرقم آلیا) لکھ کر ممیز کر دیا گیا ہے۔ اور ہر قسم کے اندر کتابوں کو ان مؤلفین کی سن وفات کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے اور اگر سن وفات میں برابر ہوں تو حروف تہجی کا اعتبار کیا گیا ہے۔

4۔ اگر کسی کے پاس مکتبہ شاملہ کا پہلا ایڈیشن ہو تو اسے دوسرے ایڈیشن کو نئے سرے سے ڈاون لوڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ شاملہ ہی میں حالیہ اپ گریڈ کرنے کا ایک آئکن ہے جس کی مدد سے پہلے ایڈیشن کو ترقی دے کر جدید ایڈیشن بنایا جا سکتا ہے۔

5۔ شاملہ کے تیسرے ایڈیشن کے آخری نمبر (3.64) میں سابقہ ایڈیشن میں موجود بعض خامیوں کا ازالہ کر دیا گیا ہے جیسے: بعض کتابوں کے غیر محقق نسخوں کو ہٹا کر محقق نسخے ڈال دئے گئے ہیں اور بعض کتابوں کے پیش لفظ کا بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض کتابوں کے غیر اعراب شدہ نسخے کو نکال کر اعراب شدہ نسخے داخل کر دئے گئے ہیں، جیسے: صحیح البخاری، وغیرہ۔

6۔ حدیث کی بعض کتابوں کو ان کی شروحات کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے جیسے صحیح البخاری کو فتح الباری سے، صحیح مسلم کو شرح النووی اور شرح السیوطی سے اور سنن الترمذی کو العرف الشذی اور تحفۃ الأحوذی سے۔ وغیرہ۔

7۔ قرآن کریم کی آیات کو متعدد کتب تفاسیر سے ان کے جزء اور صفحہ کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔

8۔ (400) سے زائد کتب احادیث کو تخریج کی خدمت کے ساتھ جوڑ کر اس کے لئے ایک آئکن خاص کر دیا

گیا ہے اور جو حدیث اس خصوصیت سے مزین ہے اس پر کرسر (Cursor) رکھتے ہی وہ آئکن نمایاں ہوجاتا ہے۔ پھر اس پر کلک کرنے سے برنامج خودکارطور پر مطلوبہ حدیث کی متعدد کتابوں سے تخریج کرکے اسکرین پر جمع کردیتا ہے۔

9۔ افادہ عامہ کی خاطر کتب فقہ اور شروحات فقہ پر عموماً اعراب لگا دیا گیا ہے تاکہ نحو وصرف کا کم علم رکھنے والا بھی آسانی سے عبارت خوانی وعبارت فہمی کرسکے، مگر اعراب شدہ کتاب میں بحث کرتے وقت ضروری نہیں کہ کلمہ پر اعراب لگا کر سرچ کریں، بلکہ سرچ کرتے وقت اگر کلمہ پر اعراب اور علامات وقف لگا ہوا ہو تو بھی سرچ انجن اس اعراب یا علامت وقف کو نظرانداز کرکے تلاش کرتا ہے، اور یہ اس برنامج کی خصوصیات میں سے ہے۔

10۔ ہر کتاب کی بنیادی معلومات کو ایک کارڈ کی شکل میں لکھ کر اوپر دئے گئے ایک آئکن سے جوڑ دیا گیا ہے، جسے دبانے سے کتاب کے مؤلف، محقق، ناشر، سن اشاعت ، عدد اجزاء اور مطبوع کے موافق اور عدم موافق ہونے جیسی تفاصیل سامنے آجاتی ہیں۔

11۔ شاملہ کے آخری ایڈیشن میں تعلیق یا حاشیہ لگانے کی سہولت بھی دستیاب ہے، یعنی اگر آپ کسی راوی یا حدیث وغیرہ پر کوئی تعلیق یا ملاحظہ لکھنا چاہیں تو اسے قلمبند کرکے محفوظ کرسکتے ہیں، اس کے لئے ایک مستقل آئکن کا اضافہ کیا گیا ہے، اسی طرح اگر کسی عبارت میں کوئی تصحیف یا تحریف نظر آئے تو اس کی اصلاح کی سہولیت بھی موجود ہے، اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مکتبہ شاملہ گویا ہر ایک کی اپنی پرسنل لائبریری ہے جس میں اسے تصرف اور ردوبدل کا پورا اختیار حاصل ہے جیسے: کسی کتاب کا اضافہ یا حذف کرنا، کتاب کے اندر کوئی اصلاح کرنا، اس پر تعلیق لگانا وغیرہ ۔ بسا اوقات یہ اس برنامج کا منفی پہلو بھی ہے کیونکہ اس سہولیت کا غلط استعمال کرکے کوئی بھی شخص کسی کتاب میں بے جا تصرف کرکے اسے عام بھی کرسکتا ہے۔ لیکن اس غلطی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہمیشہ مکتبہ شاملہ معتمد جہت سے یا مکتبہ شاملہ کی ویب سائٹ سے ہی حاصل کیا جائے۔ شاملہ کے کسی بھی ایڈیشن میں داخل کتابوں کے رسمی (معتمد جہت) اور غیر رسمی ہونے کا پتہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ کتاب کو اسکرین پر کھولنے کے بعد اگر اوپر کی لائن میں زرد رنگ کا چھوٹا سا بند تالا نظر آئے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ کتاب معتمد وموثوق ادارے کی جانب سے داخل کی گئی ہے۔ ورنہ نہیں۔

12۔ مکتبہ شاملہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اگر کمپیوٹر انٹرنٹ سے متصل ہو تو شاملہ کی ویب سائٹ سے وقتاً فوقتاً جدید کتابوں کے متعدد لنک (Link) آتے رہتے ہیں جن پر کلک کرنے سے وہ کتابیں خود بخود ڈاون لوڈ ہوکر مناسب جگہ میں ضم ہوجاتی ہیں اور اگلی بار شاملہ کھولنے پر وہ جدید کتابیں اپنی مخصوص جگہوں پر نظر آتی ہیں۔

13۔ مکتبہ شاملہ اب تک کے انٹرنٹ پر دستیاب ای لائبریریوں میں سب سے ضخیم برنامج ہے، اس کے ذمہ داران کا مقصد ہے کہ یہ برنامج ان تمام کتابوں کو شامل ہو جس کی ایک طالب علم کو ضرورت پڑتی ہے جیسا کہ یہ اس کے نام ہی سے مترشح ہے۔

14۔ اس کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ برنامج انتہائی

خفیف ہے، اس سے کمپیوٹر پر زیادہ دباؤ نہیں پڑتا ہے نیز اس کا سرچ انجن نہایت قوی اور لچکدار ہے، جس کی وجہ سے یہ برنامج بہت کم وقت میں نہایت دقت کے ساتھ بہترین نتائج کو پیش کر دیتا ہے۔ وغیرہ۔

اہمیت وفوائد:

جدید ٹیکنالوجی کے سلسلے میں آگاہی رکھنے والے عالم دین یا باحث پر کمپیوٹر، انٹرنٹ اور جدید وسائل بحث کی قدر ومنزلت اور اس کی اہمیت پوشیدہ نہیں ہے۔ یہاں پر ہم اختصار کے ساتھ الکٹرانک لائبریریوں کے بعض فوائد ذکر کرتے ہیں:

1۔ ان لائبریریوں نے نہایت ہی کم وقت اور کم محنت میں مطلوبہ معلومات تک پہنچنا بالکل آسان کر دیا ہے۔ جہاں پہلے ایک باحث کو کسی حدیث کی تخریج، یا راوی کا ترجمہ، یا غریب الفاظ کے معانی، یا کسی امام یا محدث کی مصطلح یا قول کو جاننے کے لئے ایک لمبا وقت درکار ہوتا تھا وہیں اب ان جدید وسائل کے ذریعہ ان معلومات تک منٹوں بلکہ سکنڈوں میں پہنچا جا سکتا ہے۔

2۔ اب بڑی بڑی لائبریاں سفر وحضر ہر جگہ اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں اور بوقت ضرورت استفادہ کی غرض سے ہزاروں کتابوں کو جیب یا کمپوٹر میں لے کر کہیں بھی گھوم سکتے ہیں۔

3۔ ان میں سے بعض ایسی بھی ہیں جن میں خود کار تخریج حدیث کی سروس موجود ہے، جس میں برنامج کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے خود بخود حدیث کی تخریج اور علمی انداز میں اسے لکھ کر باحث کے سامنے پیش کر دیتا ہے اور کبھی اس کا حکم بھی بیان کر دیتا ہے۔ لیکن میری نظر میں اس سہولت کا کم سے کم اور سخت ضرورت یا قلت وقت کے وقت ہی فائدہ اٹھانا چاہیے اور ایک باحث کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ وہ خود ہی تخریج کی معلومات کو ترتیب دے، اہل علم کے اقوال کو جمع کرے، اور تحلیل وتحقیق کے بعد کسی نتیجے تک پہونچے، تاکہ اس کے اندر اہل علم کے اقوال کو سمجھنے اور تحلیل وتجزیہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو، نیز حدیث وفقہ کا ملکہ پیدا ہو۔

4۔ بعض میں شجرہ اسناد بنانے کی سہولت بھی دستیاب ہے جو کہ نہایت اہم اور دقیق فن ہے، اور مدار حدیث اور اختلاف رواۃ اور اجتماع وافتراق کے مقامات کو جاننے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

5۔ ان پروگراموں کی وجہ سے ایک راوی کی تمام حدیثوں کو بآسانی ایک جگہ جمع کیا جا سکتا ہے، تاکہ اس کی روایتوں کو دوسروں کی روایات سے موازنہ کر کے اس پر جرح وتعدیل اور موافقت اور مخالفت کے اعتبار سے ایک جامع اور معتبر دراسہ کیا جا سکے۔

6۔ ان میں کاپی پیسٹ کی متعدد سہولتیں موجود ہیں جن کی مدد سے صفحات کے صفحات اور بڑی سے بڑی کتابوں کو بآسانی نسخ کر کے وقت اور پیسے کی بچت کی جا سکتی ہے۔

7۔ ان پروگراموں کی وجہ سے ان آیات واحادیث کو بھی بآسانی تلاش کیا جا سکتا ہے جن کے بعض الفاظ ہی آپ کو یاد ہوں۔ وغیرہ۔

خامیاں اور نقصانات:

جہاں ان جدید علمی ای لائبریریوں کے بے شمار فوائد ہیں وہیں ان کے اندر بعض خامیاں بھی ہیں جن میں آئے دن اصلاح کی کوشش کی جاری ہے۔ یہاں بعض خامیوں

اور نقصانات کا ذکر کیا جارہا ہے تاکہ ان کا استعمال کرنے والا ان سے آگاہ رہے، اور کسی غلطی کے مرتکب ہونے یا دھوکہ میں پڑنے سے حتی الامکان بچ سکے:

1۔ ان ای لائبریریوں کے استعمال کرنے والے کو چاہیئے کہ ان پر کلی اعتماد نہ کرے، اور نہ ہی انہیں مصادر اصلیہ کے طور پر استعمال کرے، بلکہ ان کو وسیلہ اور ذریعہ ہی سمجھے، اور ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھے کہ ان کے اندر تصحیفات وتحریفات کثرت سے واقع ہوتی ہیں، لہذا ان برامج کو اصل کتاب کی طرف بآسانی پہنچنے کے وسیلہ کے طور پر ہی استعمال کرے، پھر اصل کتاب کی طرف رجوع کرکے اس کا حوالہ دے اور اگر کسی کلمہ یا عبارت میں شک پیدا ہوجائے، یا عبارت کا مفہوم غیر واضح ہو تو جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے مؤلف یا محقق کا وہم یا خطا تصور کرنے سے قبل اصل کتاب کو دیکھ لے پھر اس پر کوئی ملاحظہ، تنبیہ یا تعلیق چڑھائے۔

2۔ ان کے اندر بسا اوقات کسی کتاب کو غلطی سے اس کے اصل مصنف کی طرف منسوب نہ کرکے کسی اور کی طرف منسوب کردیا گیا ہے جیسے مکتبہ الفیہ کے ایک ایڈیشن میں امام احمد بن حنبل کی کتاب الزہد کو ابن ابی عاصم کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے، اور نسائی کی کتاب الضعفاء والمتروکین کی نسبت امام بخاری کی طرف کردی گئی ہے۔ اسی طرح بعض کتابوں کی تحقیق کو دوسرے کی طرف منسوب کردیا گیا ہے جیسے مکتبہ شاملہ میں عمدۃ الاحکام للمقدسی کے کتاب کارڈ میں محقق کا نام محمود ارناؤوط درج ہے جبکہ متن کتاب ان کی تحقیق کے مطابق نہیں ہے۔ لہذا ان امور پر متنبہ رہنے کی ضرورت ہے۔

3۔ بعض کتابوں کے اندر محقق کے حاشیہ کو اصل متن کے ساتھ خلط ملط کردیا گیا ہے جس سے ناظر کو لگتا ہے کہ یہ مؤلف ہی کا کلام ہے جیسا کا مکتبہ شاملہ میں ضیاء مقدسی کی کتاب الاحادیث المختارۃ کے نص کے ساتھ حاشیہ میں دئے گئے محقق کے احکام کو بھی ملا دیا گیا ہے جسے ناتجربہ کار شخص غلطی سے مؤلف کی طرف منسوب کردیتا ہے۔

4۔ ان برامج کا ایک منفی پہلو یہ ہے ان کے اندر موجود بعض کتابوں کے صفحات مطبوع کے موافق نہیں ہیں جیسا کہ شاملہ میں اس طرح کی کافی کتابیں موجود ہیں۔ البتہ شاملہ کے اندر ایسی کتابوں کو الگ قسم میں ذکر کردیا گیا ہے۔

5۔ بعض کتابوں میں احادیث کے نمبروں کو غلط طور پر داخل کیا گیا ہے۔

6۔ بعض کتابوں کے سقیم اور غیر محقق ایڈیشن کو برامج میں داخل کردیا گیا ہے جبکہ محقق اور معتمد نسخہ بازار میں دستیاب ہے، جیسے: شاملہ کے اندر عمدۃ الاحکام کے موجودہ نسخے کے متن میں بے شمار سقط اور غلطیاں ہیں جبکہ محمود ارناؤوط کا عمدہ نسخہ دستیاب ہے، اسی طرح سنن کبری للبیہقی کا جو نسخہ شاملہ میں ہے اس سے بہتر تحقیق د. عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی کے زیر اشراف چھپنے والا نسخہ ہے جو مارکٹ میں دستیاب ہے۔

7۔ ان برامج میں اکثر محقق کتابوں کے حواشی نہیں داخل کئے گئے ہیں جبکہ ان میں سے بعض بے حد اہم اور نص مؤلف کو سمجھنے میں معین ومددگار رہیں۔

8۔ بعض کتابوں کو دوبار اسی نام سے یا مختلف ناموں سے داخل کردیا گیا ہے۔ جیسے: مکتبہ شاملہ کے اندر ابن القیم

رحمہ اللہ کی کتاب الداء والدواء اور الجواب الکافی لمن سأل عن الدواء الشافی، دو الگ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ ایک ہی کتاب کے دو نام ہیں لیکن شاملہ کے آخری ایڈیشن میں اس پر تنبیہ کردی گئی ہے۔ اسی طرح شاملہ میں تحقیق کی رعایت کرتے ہوئے متعدد کتابوں کو ایک سے زائد بار داخل کیا گیا ہے جیسے: مسند امام احمد۔

9۔ بسا اوقات متعدد کتابوں کے مجموعے کو ایک نام دے دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے تلاش کے وقت برنامج اسی نام سے نتیجہ پیش کرتا ہے جبکہ وہ اس مجموعہ میں داخل کسی دوسری کتاب کا حصہ بھی ہو سکتا ہے، جیسے: مکتبہ شاملہ میں خطیب بغدادی کی دار الکتب العلمیہ - بیروت سے چھپی کتاب (تاریخ بغداد) کے ساتھ اس کی چار ذیلی کتابوں کو بھی شامل کر کے (تاریخ بغداد وذیولہ) کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔اب اس بات کا امکان ہے کہ باحث کی مطلوبہ معلومات تاریخ بغداد میں نہ ہو کر بقیہ تین کتابوں میں سے کسی میں ہو، اور باحث غلطی سے اسے خطیب بغدادی کی طرف منسوب کر دے۔ ایسی صورت میں باحث کو چاہیے کہ وہ عجلت سے کام نہ لیتے ہوئے بطاقۃ الکتاب میں جا کر اس امر کی تاکید کر لے پھر حوالہ قلمبند کرے۔

10۔ بعض تابوں کے صفحہ نمبر کو داخلِ متن ذکر دیا گیا ہے، جو کبھی کبھی نیچے دئے گئے مخصوص خانوں میں مذکور رقم کے مخالف ہوتا ہے یا نیچے دیا گیا مرقوم صفحہ ختم ہو کر اگلا صفحہ شروع ہو جاتا ہے، جس سے غلط صفحہ کی طرف حوالہ دینے کا احتمال بڑھ جاتا ہے۔ لہذا صرف نیچے دئے گئے رقم پر اعتماد نہ کرتے ہوئے داخل متن مذکور رقم سے مطابقت کرنے کے بعد حوالہ ثبت کیا جائے اور ایسا المکتبہ الشاملہ کے اندر بے شمار کتابوں کے ساتھ ہے، جیسے: جزء الالف دینار وغیرہ، اور کبھی مطبوع کتاب کے چند صفحات کو بغیر تمیز کے شاملہ کا ایک صفحہ بنا دیا گیا ہے اور نیچے کے صفحہ نمبر کے لئے خاص خانہ میں صرف پہلے صفحہ کا نمبر لکھ دیا گیا ہے اور بقیہ صفحات کے نمبروں کو ترک کر دیا گیا ہے، لہذا ایسی صورت میں واجب ہے کہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر کے حوالہ لکھا جائے۔ مثال کے طور پر شاملہ میں ڈاکٹر بشار عواد کی تحقیق کردہ کتاب تاریخ بغداد کا جلد نمبر 3 اور صفحہ نمبر 550 دیکھیں، اس صفحہ میں کتاب کے پانچ صفحات کو بلا تمیز ایک صفحہ بنا دیا گیا ہے۔

11۔ بیشتر کتابوں کے پیش لفظ کو حذف کر دیا گیا ہے جیسے المکتبہ الشاملہ میں ابن حبان کی کتاب المجروحین، ابن حجر کی تقریب التہذیب وغیرہ میں اور جوامع الکلم میں المزی کی کتاب تہذیب الکمال کا مقدمہ۔

12۔ کوئی بھی پروگرام کامل نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے تمام کتابوں کے جمع کرنے کا دعوی کیا ہے اسی لئے ہر پروگرام میں کتابوں کی کمی موجود ہے، اس میں بے شمار اہم کتابوں کو ابھی تک داخل نہیں کیا گیا ہے۔ لہذا صرف انہیں پر اعتماد کرتے ہوئے یہ کہنا درست نہیں کہ یہ نص یا حدیث موجود نہیں یا صرف فلاں وفلاں کتابوں ہی میں موجود ہے، اسی لئے ہم المکتبہ الشاملہ میں دیکھتے ہیں کہ آئے دن وہ نئی نئی کتابوں اور تحقیقات کا اضافہ کرتے رہتے ہیں۔

13۔ بعض کتابیں ایک ہی جلد میں ہیں اس کے باوجود مکتبہ شاملہ کے قدیم ایڈیشنوں میں جلد نمبر کے لئے

نیچے دئے گئے مخصوص خانے میں نمبر (۱) لکھ دیا گیا ہے جس سے ناظر کو یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب ایک سے زائد جلدوں پر مشتمل ہے اور حوالہ دیتے وقت وہ جلد نمبر ایک اور صفحہ نمبر فلاں کا حوالہ دیتا ہے جبکہ وہ کتاب صرف ایک ہی جلد میں واقع ہے اور قاعدے کے رو سے ایسی کتاب کا حوالہ دیتے وقت صرف صفحہ نمبر ذکر کیا جاتا ہے، لیکن مکتبہ شاملہ کے نئے ایڈیشن میں حتی الامکان اس کی اصلاح کی کوشش کی گئی ہے۔ والحمدللہ۔

14۔ ان پروگراموں کی ایک کمی یہ ہے کہ اگر کسی حدیث یا لفظ کے لکھنے میں تصحیف یا تحریف واقع ہو جائے تو باحث اپنی مطلوبہ حدیث یا نص کو نہیں پا سکتا ہے جس سے اسے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ نص اس کتاب میں موجود نہیں ہے بلکہ اس سے تجاوز کر کے بسا اوقات وہ کسی کی تغلیط وتجریح بھی کر سکتا ہے لہذا اس تحریف وتصحیف کے احتمال کو سرچ کرتے وقت ذہن میں رکھنا از حد ضروری ہے۔

مکتبہ شاملہ استعمال کرنے کا طریقہ:

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا ای لائبریریوں میں سے ہر ایک کو اہل علم کے اشراف میں ٹیکنالوجی کے ماہرین نے بڑی ہی عرق ریزی اور دقت نظر کے ساتھ تیار کیا ہے اور ہر ایک کی کچھ خصوصیات ہیں، لیکن ان میں سب سے زیادہ مشہور ومتداول مکتبہ شاملہ ہے، اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کچھ تفصیلی گفتگو کی جائے۔ لہذا اس ضمن میں ایک ضروری وضاحت یہ ہے کہ مکتبہ شاملہ کو تصمیم کرنے والوں نے (مساعدہ) نامی فائل یا بٹن (F1) کے تحت اس کے استعمال کے طریقے کو واضح کر دیا ہے۔ جن کے ذریعہ شاملہ کے استعمال کا طریقہ بآسانی جانا اور سمجھا جا سکتا ہے، مزید یہ کہ اس برنامج کو اوپن کرنے کے بعد اس میں اوپر اور نیچے بہت سارے بٹن نظر آتے ہیں، ان میں سے ہر بٹن کا ایک مفہوم اور اس کی خاصیت ہے، ان میں بعض بے حد اہم ہیں جنہیں برنامج کے استعمال کرنے والے ہر شخص کو جاننا ضروری ہے، اور بعض بٹن ایسے ہیں جن کی ضرورت کم پڑتی ہے آغاز میں انہیں نظر انداز کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، ذیل میں مکتبہ شاملہ میں دئے گئے ان اختصارات اور بٹن کی مختصر شرح کی جارہی ہے جن کی ایک باحث کو بار بار ضرورت پڑتی ہے:

مکتبہ شاملہ میں استعمال اہم (Keys) کی شرح:

داہنی طرف سب سے پہلے نظر آنے والے اس بٹن پر کلک کرنے سے شاملہ میں موجود تمام کتابوں کی حسب علوم وفنون فہرست کھل جاتی ہے، جس میں اوپر و نیچے دو قابل تحریر باکس دئے گئے ہیں، اوپر والے میں کتابوں کو حسب فنون سرچ کیا جا سکتا ہے جبکہ نیچے کا باکس کسی متعین کتاب کی تلاش کے لئے خاص ہے۔ کتاب کا نام لکھتے ہی شاملہ میں موجود کتاب سامنے آجاتی ہے، اور نیچے دئے گئے ایک اور قدرے بڑے باکس میں اس کتاب کی بنیادی معلومات درج کی ہوئی نظر آتی ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اگر شاملہ کی کوئی تاب کھلی ہوئی نہ ہو تو اس کے اسکرین پر کسی بھی فارغ جگہ کلک کرنے سے مذکورہ بالا فہرست کھل جاتی ہے اور اس کے کھلنے کے بعد اوپر کی طرف یہ تین علامتیں نظر آتی ہیں

جن میں مطلوبہ کتاب کو تلاش کرنے کے لئے تین اختیارات دئے

گئے ہیں لفظِ (مجموعات) پر کلک کرنے سے مکتبہ شاملہ کی کتابیں علوم وفنون میں تقسیم شدہ فہرست کی شکل میں نظر آتی ہیں اور اگر (تصفیہ) پر کلک کیا جائے تو کتابوں کو حروف تہجی کے اعتبار سے سرچ کرنے کا آپشن سامنے آتا ہے، اور (سابق) کا مطلب یہ ہے نیچے تحدید کئے گئے نمبر کے مطابق ماضی قریب میں جن جن کتابوں کو کھولا یا استعمال کیا گیا ہے اس کی فہرست آجاتی ہے۔معلوم ہو کہ نیچے دئے گئے محدود نمبر میں آپ اپنی مرضی کے مطابق کمی یا زیادتی بھی کر سکتے ہیں۔

اوپر کی جانب دوسرے نمبر پر دئے گئے اس بٹن پر کلک کرنے سے شاملہ میں کھلی ہوئی کتاب کی سائز بڑی ہو جاتی ہیں اور اسکرین پر موجود بعض چیزیں مخفی ہو جاتی ہیں۔اس بٹن کا استعمال اسی وقت کیا جا سکتا ہے جب کوئی کتاب پہلے سے کھلی ہوئی ہو۔

اس بٹن کا استعمال اسکرین پر موجود کتاب کی تفصیلی فہرست کھولنے اور بند کرنے کے لئے ہوتا ہے اور نیچے دئے گئے داہنی طرف اس خانے کے ذریعہ سے داخل فہرست بھی عناوین کتاب کو سرچ کیا جا سکتا ہے۔

اس بٹن پر کلک کرنے کے بعد کھلی ہوئی کتاب پر حسب ضرورت کوئی نوٹ، تعلیق یا ملاحظہ لکھ کر اسے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

اس باکس میں ٹائپ کرنے اور بائیں جانب دیئے گئے سرچ بٹن کو دبانے سے اسکرین پر کھلے ہوئے صفحہ کے اندر موجود کسی بھی لفظ یا حرف کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔اس کا فائدہ اس وقت مزید بڑھ جاتا ہے جب کھلا ہوا صفحہ زیادہ طویل ہو۔

اس بٹن کا استعمال دو مقصد کے لئے کیا جاتا ہے، اگر پہلے سے کوئی کتاب کھلی ہوئی نہ ہو تو اس پر کلک کرنے سے قرآن مجید میں سرچ کا آپشن آتا ہے، جس میں دئے گئے مختلف خانوں کے ذریعہ سے کسی بھی آیت کو بآسانی تلاش کر کے اسے کاپی کیا جا سکتا ہے نیز مطلوبہ آیت کے ساتھ اس کی تفسیر سے آگاہی کے لئے متعدد کتب تفاسیر کو مربوط کر دیا گیا ہے اور اگر پہلے سے کوئی کتاب کھلی ہوئی ہو تو اس پر کلک کر کے مفتوحہ کتاب کے اندر کسی لفظ یا کلمہ کو ڈھونڈا جا سکتا ہے۔واضح رہے تلاش کیا گیا کلمہ سرخ رنگ میں نظر آئے گا۔

یہ بکثرت استعمال کیا جانے والا سرچ کا اہم ترین اور عام بٹن ہے، اس پر کلک کرنے سے اسکرین پر بحث کا ایک جدید صفحہ وا ہو جاتا ہے، جس میں (نصوص) یا (عناوین) یا (تعلیقات) جیسے تین اختیارات میں سے نصوص کے ذریعہ مطلوبہ قول وحدیث کو سرچ کیا جا سکتا ہے۔اس کے اندر سرچ کے دس چھوٹے چھوٹے باکس دئے گئے ہیں، پانچ (و) کے ساتھ اور پانچ (أو) کے ساتھ، یعنی بیک وقت دس کلمات کو لکھ کر انہیں سرچ کیا جا سکتا ہے۔(و) کا مطلب ہے کہ پانچوں خانوں یا ان میں سے بعض میں لکھے ہوئے کلمات کا ایک ہی صفحہ کے اندر ہونا ضروری ہے اور اوپر دئے گئے کلمہ (مرتبہ) پر صحیح کا نشان لگانے سے باکس میں لکھے گئے کلمات کا سرچ کئے ہوئے صفحہ کے اندر بالترتیب ہونا بھی ضروری ہو جاتا ہے اور اگر اسے سلکٹ نہ کیا جائے تو کلمات

اسی صفحہ میں ہوں گے مگر بلا ترتیب کے اور (او) کے ساتھ دیئے گئے پانچوں خانوں میں سے تمام یا بعض میں لکھے کلمات میں سے کوئی بھی کلمہ اگر کسی صفحہ کے اندر موجود ہو تو وہ صفحہ کھل جاتا ہے۔ یعنی بیک وقت چھ کلمات کو ایک صفحہ کے اندر تلاش کیا جاسکتا ہے پانچ (و) اور ایک (او) کے ذریعہ۔

اور ہر خانے کے ساتھ دیئے گئے مربع میں (م) کا مطلب یہ ہے کہ اس پر صحیح کا نشان لگا دینے سے بعینہ اسی کلمہ کو برنامج سرچ کرتا ہے جو باکس میں لکھا گیا ہے، اور اگر اس نشان کو ہٹا دیا جائے تو مطلوبہ کلمہ سے ملے ہوئے آگے پیچھے حرف کے ساتھ سرچ کا کام مکمل ہوتا ہے۔ جیسے اگر آپ لفظ (صبر) کو تلاش کرنا چاہتے ہیں اور آپ نے (م) کے مربع پر صحیح کا نشان لگا دیا تو برنامج صرف اسی لفظ کو تلاش کرے گا۔ اس کے ساتھ اگر کوئی حرف متصل ہے تو اسے تلاش نہیں کرے گا، لیکن اگر آپ نے صحیح کے نشان کو ہٹا دیا ہے تو برنامج اس سے آگے پیچھے متصل حرف کے ساتھ بحث کرکے نتائج کو سامنے لاتا ہے، جیسے ہم اگر لفظ (صبر) کو صحیح کا نشان ہٹا کر ابن أبي الدنيا کی کتاب (الصبر والثواب عليها) میں تلاش کریں تو کتاب کے اندر (17) مقامات پر بعینہ یہ لفظ نظر آئے گا اور اگر ہم اس نشان کو ہٹا کر تلاش کرتے ہیں تو (154) نتیجہ آتا ہے، اسی سے آپ اس نشان کے لگانے یہ نہ لگانے کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور پانچوں باکس کے نیچے دیئے گئے اس مربع ☑ تجاهل الفروق بين الهمزات ونحوها سے صحیح کا نشان مٹا دینے سے برنامج تلاش کے وقت ہمزہ وغیرہ کے فرق کی رعایت بھی کرتا ہے یعنی اگر سرچ کیا ہوا کلمہ مہموز ہو جیسے: (أكرم) تو بعینہ اسی کو تلاش کرے گا اور غیر مہموز جیسے (اکرم) کو تلاش نہیں کرے گا۔ اور اس کے نیچے دیئے گئے ان دونوں علامتوں میں سے پہلے کا مطلب ہے کہ مذکورہ بالا دسوں یا ان میں سے بعض خانوں میں سرچ کے لئے لکھے گئے الفاظ کو اس بٹن کے ذریعہ ایک ساتھ مٹایا جاسکتا ہے اور دوسری علامت کا مفہوم یہ ہے اس پر کلک کرنے سے سرچ کئے گئے گذشتہ تمام الفاظ یکبارگی مٹ جاتے ہیں اور تمام باکس یکسر خالی ہوجاتے ہیں۔ سرچ کے مذکورہ بالا بٹن دبانے کے بعد اوپر بائیں جانب دی گئی ان علامات

کا مفہوم یہ ہے کہ ان میں سے پہلا بٹن شاملہ کے اندر موجود کتابوں کو مصنفین کے اسماء کے اعتبار سے ترتیب دینے کے لئے ہے، جس کے ذریعہ کسی بھی مؤلف کی تمام کتابوں کو بیک وقت سلیکٹ کرکے ان میں کسی چیز کو تلاش کیا جاسکتا ہے اور اس کے بعد دیئے گئے باکس کا کام یہ ہے کہ اس کے اندر کسی بھی کتاب کا کامل نام یا اس کا کوئی جزء لکھتے ہی وہ کتاب خود بخود سامنے نظر آنے لگتی ہے جسے اختیار کرکے اس میں مطلوبہ چیز کو تلاش کیا جاسکتا ہے اور باکس کے بعد نظر آنے والا بٹن کتاب سے متعلق ضروری معلومات کے لئے ہے جسے کتاب کارڈ کہا جاتا ہے اور آخر میں دیئے گئے بٹن کا مطلب یہ ہے کہ جن کتابوں کی بار بار ضرورت پڑتی ہے ان کا اس بٹن کی مدد سے ایک یا چند خصوصی مجموعہ بنایا جاسکتا ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ جن کتابوں کا مجموعہ بنانا ہے انہیں سرچ کرکے سلیکٹ کردیا جائے پھر مذکورہ بٹن پر کلک کیا جائے اور اس کے بعد کھلنے والے باکس کے نچلے خانے میں کوئی نام دے کر اسے محفوظ کردیا جائے، محفوظ کرنے کے

بعد یہ مجموعہ سرچ باکس کے نیچے نظر آئے گا، اگلی بار جب بھی ان کتابوں کی ضرورت ہو تو ان کو سلیکٹ کرنے کے لئے صرف اسی فرعی مجموعے پر کلک کردینا کافی ہوگا اور ضرورت ختم ہونے پر اس عارضی مجموعہ کو مذکورہ بٹن کے تحت دئے گئے اس علامت کے ذریعہ حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔

اس علامت پر کلک کرنے سے بحث کیا ہوا سب سے آخری نتیجہ دوبارہ کھل جاتا ہے۔

اس بٹن کی مدد سے آپ اپنے سرچ کئے ہوئے متعدد نتائج کو محفوظ کرسکتے ہیں، تاکہ بوقت ضرورت آپ دوبارہ ان کی طرف رجوع کرسکیں اور حاجت ختم ہونے پر انہیں حذف بھی کیا جاسکتا ہے۔

ان تیروں کا استعمال شاملہ کے اسکرین پر کھلی ہوئی کتاب کے مختلف صفحات کی جانب منتقل ہونے کے لئے ہوتا ہے، پہلی تیر کے ذریعہ کتاب کے پہلے صفحہ تک اور آخری تیر کے ذریعہ کتاب کے آخری صفحہ تک پہنچا جاسکتا ہے اور دوسری تیر کے ذریعہ مفتوحہ کتاب کے پچھلے صفحہ اور تیسری تیر کے ذریعہ اگلے صفحہ کی جانب منتقل ہوا جاتا ہے۔

یہ بٹن قرآن مجید کی آیات کو تلاش کرنے اور ان کی تفسیر کے لئے متعدد کتابوں کی طرف رجوع کرنے کے لئے خاص ہے۔

یہ بٹن ہر وقت کام نہیں کرتا ہے، اسی لئے یہ عموما ماند پڑا رہتا ہے، لیکن جب یہ نمایاں ہوجائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مفتوحہ کتاب کا یہ صفحہ شروحات حدیث سے مربوط ہے، اب اس صفحہ میں موجود حدیث کی شرح دیکھنے کے لئے اس پر کلک کرنے سے شرح سے مربوط کتاب کا مطلوبہ صفحہ کھل جاتا ہے اور کبھی کبھی یہ صفحہ ایک سے زائد شروحات سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور ایسی صورت میں آپ کو اس طرح کا باکس نظر آئے گا جہاں سے آپ اپنی مطلوبہ شرح کی کتاب کا بآسانی انتخاب کرسکتے ہیں۔

سابقہ بٹن کی طرح یہ بھی ہر وقت کام نہیں کرتا ہے، لیکن جب کبھی یہ روشن ہوجائے تو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکرین پر موجودہ حدیث کی دوسری کتب حدیث سے جوڑ کر تخریج کردی گئی ہے، اب اس پر کلک کرنے سے ان تمام مصادر کی فہرست جلد، باب، صفحہ نمبر، حدیث نمبر مع طرف حدیث کے کھل جاتی ہے جہاں جہاں یہ حدیث موجود ہے۔ اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسکرین پر دو صفحہ کھل جاتا ہے ایک جس کتاب کی تخریج مطلوب ہے وہ اور دوسرا صفحہ اس مصدر یا کتاب کے لئے جہاں یہ حدیث موجود ہے جس کے ذریعہ سے بآسانی دونوں کے الفاظ کے درمیان موازنہ ومقارنہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف انہیں کتابوں کے اندر ہے جو رسمی اور قانونی طور پر شاملہ میں داخل کی گئی ہیں۔

اگر یہ بٹن سرخ نظر آئے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسکرین پر کھلی ہوئی کتاب PDF نسخے سے مربوط ہے اس پر کلک کرنے سے انٹرنٹ کا وہ صفحہ کھل جاتا ہے جہاں پر مفتوحہ کتاب کا PDF نسخہ موجود ہے، اسے آپ بوقت ضرورت ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں، اس خصوصیت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ کمپیوٹر انٹرنٹ سے متصل ہو۔

یہ بٹن خاص ہے راویوں کے تراجم کے لئے خصوصا وہ جن کا تذکرہ تہذیب الکمال للمزی اور تہذیب التہذیب لابن حجر میں موجود ہے۔ ہر طالب علم حدیث کے لئے یہ بٹن نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، اس پر کلک کرنے سے راویوں کے لئے ایک خصوصی صفحہ کھل جاتا ہے، جہاں پر متعدد باکس دئے گئے ہیں جن میں راوی کا نام یا اس کی کنیت وغیرہ لکھ کر اس بٹن کی مدد سے اس کا ترجمہ تلاش کیا جاسکتا ہے، ابتدائے اسم سے سرچ کرنے کا آپشن بھی موجود ہے اور (و) پر صحیح کا نشان لگا کر راوی کے نام کے مختلف اجزاء کو مختلف خانوں میں ثبت کرکے بھی تلاش کیا سکتا ہے، نیز (أو) کی مدد سے بیک وقت پانچ راویوں یا ایک ہی راوی کو پانچ اوصاف یا پانچ احتمالات سے ڈھونڈھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی سند کے اندر موجود راوی کے نام کو شیڈڈ (منتخب) کرکے اس بٹن پر کلک کرنے سے اس راوی کے ترجمہ کا صفحہ کھل جاتا ہے اور شاملہ کے اس صفحہ میں راوی سے متعلق متنوع معلومات درج کردی گئی ہیں جیسے: جرح وتعدیل کے اعتبار سے حافظ ابن حجر اور امام ذہبی کے نزدیک راوی کا درجہ، اس کے بارے میں جرح وتعدیل سے متعلق تہذیب الکمال اور تہذیب التہذیب میں موجود اہل علم کے اقوال، ان دونوں کتابوں میں موجود اس کے شیوخ اور تلامذہ وغیرہ اور اس میں بھی تعلیق لگانے اور ملاحظات لکھنے کی خصوصیت موجود ہے، نیز اوپر دئے گئے اس باکس کی مدد سے داخل صفحہ تلاش کرنے کا آپشن بھی ہے۔

اس بٹن کی مدد سے مکتبہ شاملہ میں کسی نئی کتاب یا فائل کو داخل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ فائل Word میں لکھی ہوئی ہو، اور بہتر ہے کہ داخل کرتے وقت Word کی کوئی دوسری فائل کھلی ہوئی نہ ہو۔

اس Key کے ذریعہ کسی بھی کھلی ہوئی کتاب کے اندر موجود تحریف وتصحیف یا اغلاط کی تصحیح کرکے اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ کتاب مکتبہ شاملہ کی جانب سے سیل بند نہ ہو اور جو کتاب سیل بند ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اسکرین پر کتاب کھولنے کے بعد اوپر بائیں جانب یہ تالا نظر آئے گا۔ اگر اس کتاب میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو پہلے اس تالے کو ختم کرنا لازم ہوگا۔ اس بٹن پر کلک کرنے سے شاملہ کا رسمی (اصل) صفحہ کھل جاتا ہے جہاں سے اس کتاب میں تبدیلی کرکے دوبارہ شاملہ میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

یہ بٹن مکتبہ شاملہ کو پرسنل لائبریری بنانے میں معاون ہوتا ہے وہ اس طرح کہ اس کی مدد سے اس مکتبہ میں کسی بھی طرح کی تبدیلی کی جاسکتی ہے جیسے کسی کتاب کو برنامج سے حذف کرنا یا کسی نئی کتاب کا اضافہ کرنا، یا اس کی جگہ تبدیل کرنا، کتابوں کی کوئی نئی قسم یا نیا گروپ بنانا یا اس طرح کی بعض دیگر تبدیلیاں بآسانی کی جاسکتی ہیں، اس بٹن پر کلک کرنے سے ایک جدید صفحہ اوپن ہوتا ہے جہاں متعدد Keys موجود ہیں جن کی مدد سے مذکورہ بالا تبدیلیاں کی جاسکتی ہیں۔

یہ بٹن مکتبہ شاملہ کے اندر موجود مؤلفین ومصنفین کے احوال لئے خاص ہے۔ اس پر کلک کرنے سے ایک نیا اسکرین کھل جاتا ہے جہاں ان مؤلفین کو حروف تہجی اور سن وفات کے اعتبار سے مرتب انداز میں ذکر کیا گیا ہے اور کسی بھی نام کو اختیار کرتے ہی اس مؤلف کی

مختصر سوانح اور تالیف کردہ کتابوں کی فہرست سامنے آجاتی ہے۔ پھر کسی بھی کتاب کو منتخب کرکے پڑھا اور اس کی ورق گردانی کی جاسکتی ہے۔معلوم ہو کہ اکثر مؤلفین کے بارے مختصر معلومات کا ذکر کردیا گیا ہے لیکن کچھ مؤلفین ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا ہے۔ یہاں پر کتاب کا مختصر تعارف اور اس کی تحقیق وطباعت سے متعلق معلومات بھی ثبت ہیں۔

ہر مکتبہ شاملہ کے استعمال کرنے والے کے لئے یہ بٹن نہایت ہی اہم ہے اس کے ذریعہ کسی بھی شیڈڈ نص یا صفحہ کو کتاب کا نام، جلد نمبر اور صفحہ نمبر کے ساتھ کاپی کیا جاسکتا ہے۔اس بٹن کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اگر کسی نص کو سلیکٹ کیے بغیر اس پر کلک کیا جائے تو کھلا ہوا پورا صفحہ مذکورہ بالا اوصاف کے ساتھ کاپی ہوجاتا ہے اور اگر ان اوصاف کے بغیر کاپی کرنا ہے تو نص کو سلیکٹ کرکے ماوس کے داہنے بٹن یا کنٹرول + سی (Ctrl+C) کے ذریعہ بھی کاپی کیا جاسکتا ہے، یعنی کاپی کرنے کا جو عام طریقہ ہے اسے اختیار کیا جائے۔

اس بٹن کا فائدہ یہ ہے کہ دوران مطالعہ یا بحث اگر کوئی ایسی اہم چیز نظر آجائے جس کی بعد میں ضرورت پڑسکتی ہو تو اس بٹن کے ذریعہ اس صفحہ کو کسی بھی عنوان یا نام کے ساتھ محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ پھر جب کبھی اس چیز کی ضرورت محسوس ہو تو اس پر کلک کرتے ہی ایک صفحہ کھل جاتا ہے جہاں موسومہ عنوان پر کلک کرکے اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے اور اوپر داہنی جانب دئے گئے غلط کے نشان پر کلک کرنے سے آپ اپنے قدیم صفحہ پر واپس آسکتے ہیں۔

اس بٹن کی خاصیت یہ ہے کہ اس کی مدد سے شاملہ کے اندر موجود کسی بھی کتاب یا جلد کو برنامج سے نکال کر باہر کہیں بھی محفوظ اور پھر حسب حاجت اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے، اس پر کلک کرنے سے ایک نیا صفحہ کھلتا ہے، جس کے اندر مختلف آپشنز دیئے ہوئے ہیں انہیں اختیار کرنے سے یہ عمل مکمل ہوتا ہے۔

یہ بٹن کتاب کارڈ کے لیے خاص ہے۔اس بٹن پر کلک کرنے سے کھلی یا سلیکٹ کی ہوئی کتاب کے بارے میں متعدد معلومات حاصل ہوتی ہیں جیسے: کتاب کو پورا نام، مؤلف، محقق، ناشر، سن طباعت وغیرہ۔اس بٹن کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ جیسے ہی کرسر اس کے اوپر لایا جاتا ہے تو بٹن دبائے بغیر بھی اس کتاب کے متعلق تمام معلومات نظر آنے لگتی ہیں۔

اس بٹن کے ذریعہ سے برنامج کے اندر دیے گئے بعض امور، جیسے: پہلے سے اختیار شدہ پس منظر، رنگ یا کتابت کی سائز وغیرہ کو اپنی خواہش اور ضرورت کے مطابق بدلا جاسکتا ہے۔

یہ بٹن مکتبہ شاملہ کے اندر تازہ اپڈیٹ کے لئے خاص ہے، جیسا کہ اوپر گزرا کہ اس مکتبہ کی اہم خصوصیات میں سے ہے کہ وقتا فوقتا اس کے اندر نئی کتابوں یا نئی سروسز کے اپڈیٹ کا آپشن آتا رہتا ہے اور اس بٹن کو کلک کرنے سے ان تازہ ترین کتابوں کی فہرست کھل جاتی ہے جو پہلے سے شاملہ میں موجود نہیں ہیں، پھر ان تمام کو یا حسب خواہش پسندیدہ کتابوں کو ڈاون لوڈ کرکے اس برنامج میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

سرچ کرنے کے بعد نتائج کی فہرست سے اوپر والی لمبی پٹی پر تلاش شدہ نتیجہ سے متعلق کچھ معلومات ثبت ہوتے ہیں جیسے کتاب کا نام اور اس کے بغل میں مذکورہ بالا یہ چھوٹے چھوٹے کئی خانے نظر آتے ہیں ان میں پہلا خانہ کتاب کی جلد نمبر اور دوسرا صفحہ نمبر جبکہ تیسرا حدیث یا ترجمہ نمبر کے لئے خاص ہے، اور اگر وہ کتاب صرف ایک ہی جلد پر مشتمل ہو تو پہلا خانہ نظر نہیں آتا ہے، اسی طرح اگر وہ کتاب حدیث یا سیرت وتراجم کی نہ ہو یا اس کے اندر موجود مادہ کی ترقیم نہ کی گئی ہو تو تیسرا خانہ خالی رہتا ہے، اور ان میں نظر آنے والے دو مائل تیروں میں سے پہلا کسی مخصوص جلد یا صفحہ تک ڈائرکٹ پہنچنے کے لئے ہے جبکہ دوسرا مخصوص رقم حدیث یا ترجمہ نمبر تک ڈائرکٹ پہونچنے کے لئے خاص ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس فارغ خانہ کے اندر مطلوبہ گنتی لکھ کر اس تیر پر کلک کیا جائے اگر وہ رقم موجود ہوگا تو فوراً وہ صفحہ یا نمبر کھل جائے گا۔

مکتبہ شاملہ کے اندر موجود بے شمار کتابیں ایسی ہیں جن پر اعراب لگا ہوا ہو، آپ جب بھی انہیں کاپی کریں گے تو وہ عبارت اعراب (زیر، زبر، پیش) کے ساتھ کاپی ہوگی لیکن اگر کسی کو وہ نص بغیر اعراب کے مطلوب ہو تو اس (إخفاء التشكيل) پر صحیح کا نشان لگا دینے سے اعراب خود بخود مخفی ہو جاتا ہے۔

کسی بھی نص کو تلاش کرتے وقت نتائج کے نیچے سب سے آخری لائن میں نظر آنے والے یہ بٹن بھی کافی اہمیت کے حامل ہیں ان میں دائیں جانب دیا گیا پہلا بٹن سرچ کے عمل کو وقتی طور پر روک دینے اور دوسرا دوبارہ اس عمل کو جاری کرنے کے لئے ہے جبکہ تیسرا بٹن سرچ کے عمل کو مطلق طور بند کر دینے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور دونوں تیر سرچ شدہ نتائج کے درمیان منتقل ہونے کے لئے ہیں پہلا اوپر کی جانب اور دوسرا نیچے کی جانب منتقل ہونے کے لئے خاص ہے اور آخر میں دیے غلط کے نشان کے ذریعہ کسی بھی نتیجے کو فہرست سے حذف کیا جاسکتا ہے۔

نیچے کی آخری پٹی پر بائیں جانب سب سے آخر میں دی گئی ان علامات کی خاصیت یہ ہے کہ آخری والے بٹن کے ذریعہ سرچ شدہ نتائج میں بھی دوبارہ سرچ کیا جاسکتا ہے، اور اس کی ضرورت عموما اس وقت پڑتی ہے جب نتائج کی تعداد بہت زیادہ ہو تو نئے سرے سے بحث نہ کر کے اس میں سرچ کرنے سے وقت کی بچت ہوتی ہے اور اگر سرچ شدہ نتائج کو محفوظ کرنا مقصود ہو تو اس فارغ خانہ میں کوئی نام یا عنوان لکھ کر اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے تاکہ بوقت ضرورت اس کی جانب دوبارہ رجوع کیا جاسکے اور محفوظ کئے ہوئے نتائج دوبارہ کھولنے کے لئے اوپر دیے گئے اس بٹن کا استعمال کیا جاتا ہے۔

سطور بالا میں مکتبہ شاملہ کے اندر زیادہ استعمال ہونے والے اہم بٹنوں (Keys) کی مختصر شرح پیش کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت ساری چیزیں اور امور ہیں جن کا علم رکھنا ایک باحث کے لئے از حد مفید ہے، لیکن طوالت کے خوف سے ان کی تفاصیل کو یہاں ذکر نہیں کیا جا رہا ہے اس امید کے ساتھ کہ کثرت ممارست اور طول زمان سے یہ بقیہ چیزیں دھیرے دھیرے خود بخود معلوم ہو جائیں گی، ان شاء اللہ۔

تنبیہات وارشادات:

-ان ای لائبریریوں سے ہر شخص اپنی اطلاع اور مہارت کے اعتبار سے استفادہ کرتا ہے، ان کے استعمال میں جو جس قدر ماہر ہوگا اسی کے بقدر وہ ان سے فائدہ اٹھائے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان برامج کا استعمال کرنے والا اگر ابتداء میں بعض دقتوں یا عدم وضاحت کا سامنا کرتا ہے تو وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہو اور نہ ہی ان کا استعمال ترک کرے، بلکہ صبر وتحمل اور دلجمعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس میں لگا رہے۔ دھیرے دھیرے تمام اسرار ورموز اس کے سامنے کھلتے چلے جائیں گے اور ایک دن وہ اس فن میں مہارت حاصل کرلے گا، ان شاء اللہ۔

- جیسا کہ اوپر گزرا کہ ان برامج میں کثرت سے تصحیف وتحریف اور غلطیاں پائی جاتی ہیں جن کا تقاضا ہے کہ ان پر کلی اعتماد نہ کیا جائے بلکہ جہاں تک ممکن ہو ان کا استعمال وسیلہ اور معاون کی حیثیت سے ہو۔ اصل کتاب کی طرف حتی المقدور رجوع کیا جائے اور حوالے وہیں سے ثبت کئے جائیں نیز کسی بھی عبارت یا نص کو ان برامج سے کاپی کرنے کے بعد اصل کتاب سے ضرور اس کا مقارنہ وموازنہ کیا جائے۔

- کوئی بھی برنامج کامل وشامل نہیں ہے۔ نہ ہی کسی کے بارے میں کامل ہونے کا دعوی کیا گیا ہے۔ لہذا اگر آپ کو مطلوبہ حدیث یا نص یا راوی کا ترجمہ (وغیرہ) اس میں نہ ملے تو جزم کے ساتھ اس کے عدم وجود کا دعوی نہ کریں اور اس احتمال کو ذہن میں رکھیں کہ ممکن ہے وہ کسی ایسی کتاب میں ہو جو اس برنامج میں داخل نہیں ہے۔ لہذا ان کے نتائج کو حتمی اور آخری تصور نہ کیا جائے۔

- کسی بھی راوی کا ترجمہ یا نص یا حدیث کو سرچ کرتے وقت کئی احتمالات سامنے رکھے جائیں جیسے: سقط کا پایا جانا، تصحیف وتحریف کا واقع ہونا، کلمات کا آپس میں ملے ہوئے ہونا، اعراب شدہ ہونا نیز دو کلموں میں سے ایک کا اس صفحہ پر اور دوسرے کلمہ کا اگلے صفحہ پر ہونا اور راوی کا دادا یا پردادا کی طرف منسوب ہونا وغیرہ۔ ساتھ ہی ساتھ بحث کے مختلف ومتنوع طریقوں کو اختیار کیا جائے اور سرچ کے لئے لکھے جانے والے نص کے صحیح ہونے کا بھی مکمل اہتمام کیا جائے۔

- مکتبہ شاملہ میں دیئے گئے بٹن سے اسی وقت استفادہ کیا جاسکتا ہے جب بٹن صفحہ کھولنے کے بعد نمایاں اور روشن ہو اور جو بٹن ہلکے اور بجھے ہوئے نظر آئیں وہ موجودہ کھلے ہوئے صفحہ میں کار آمد نہیں ہیں، کیونکہ وہ اپنے مطلوبہ صفحہ ہی میں کام کرتے ہیں۔

-شاملہ کے اندر اوپر نیچے دئے گئے بٹن پر کرسر رکھنے سے اس بٹن کی خاصیت تحریری شکل میں نظر آنے لگتی ہے لہذا کسی بٹن کی خاصیت اگر پہلے سے معلوم نہ ہو تو اس پر کلک کرنے سے قبل اس پر کرسر رکھ کر اسے مختصرا معلوم کیا جاسکتا ہے۔

- ان علمی الکٹرانک لائبریریوں کی موجودگی کے باوجود کتابوں کے ورقی نسخے کی اہمیت کسی طرح بھی کم نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی ایسا تصور کرنا چاہئے، کیونکہ ورقی نسخے ہی اصل ہیں۔ وہی زیادہ لائق اعتماد اور قابل بھروسہ ہیں اور ان کی قدر ومنزلت اور افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ یہ ای لائبریریاں نہ ان کی جگہ لے سکتی ہیں اور نہ ہی کبھی ان سے بے نیاز کرسکتی ہیں۔

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وسلم تسليما كثيرا.

●●●

جامعہ رحمانیہ بنارس کا ایک درخشندہ ستارہ

ابوالفضل جلال الدین رحمانی

(تیسری اور آخری قسط)

تحریر: مولانا مطیع اللہ محمد اسحاق سلفی
ریکٹر دارالعلوم ششہنیاں، سدھارتھ نگر

دارالہدیٰ سے سبکدوشی اور طبیہ کالج علی گڑھ کا سفر:

استاذ محترم مولانا جلال الدین رحمانی کے اندر مسلکی غیرت وحمیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مقامی جماعت اسلامی کے کچھ افراد نے دار الہدی میں اجتماع کرنا چاہا، مولانا نے سختی سے منع فرمایا کہ یہ ادارہ اہل حدیثوں کا ہے یہاں پر جماعت اسلامی کا اجتماع کسی طرح نہیں ہوسکتا ہے۔ اس پر کچھ لوگ آتش زیر پا ہوگئے اور چند اراکین جہلا سے تال میل کرکے مولانا کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے لگے۔

چارسال تک مسلسل تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد صاحب ہفت زباں مولانا عبدالمجید الحریری رحمہ اللہ کے قول ''لعنت زار بار بکار ملازمت'' کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام اراکین دار الہدی کو مخاطب کرکے ''ترکت النبیذ لأهل النبیذ'' کہہ کر دار الہدیٰ سے مستعفی ہوگئے اور سیدھے طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا رخ کیا۔ بفضل اللہ آسانی سے داخلہ مل گیا اور بی یو ایم ایس کے پنج سالہ کورس کی تکمیل کی۔ ایک بار ڈاکٹر معین فاروقی رحمہ اللہ سابق پروفیسر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ نے مجھ سے فرمایا کہ جو مولانا علی گڑھ میں آتے ہیں وہ مولانا کے بجائے مسٹر ہوجاتے ہیں لیکن مولانا موصوف پر مسلم یونیورسٹی کا ماحول اثر انداز نہ ہوسکا۔ شیروانی، پائجامہ اورٹوپی آپ کا شعار تھا اور پانچ سال تک طبیہ ہاسٹل میں بلا معاوضہ خطبہ جمعہ دیتے رہے۔ پانچ سال علم طب حاصل کرنے کے بعد اپنے آبائی مدرسہ دار السلام موتی پور کے عروج وفروغ اور ترقی واستحکام کے لیے دوڑ دھوپ شروع کردی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اساتذہ کی فہرست اس طرح ہے:

حکیم افہام اللہ صاحب، حکیم عبد الحسیب صاحب، حکیم محمد طیب صاحب، حکیم محمد عرفان صاحب، مولانا وسیم الحق صاحب، ڈاکٹر عبدالرحمن ایم بی بی ایس، ڈاکٹر سمیع الرحمن صاحب، ڈاکٹر اشتیاق احمد صاحب، حکیم کمال الدین صاحب

مرکزی دارالعلوم بنارس کی پیشکش:

۱۹۶۳ء میں مرکزی دارالعلوم بنارس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ۱۹۶۶ء میں تعلیم کا افتتاح ہوا۔ افتتاح تعلیم سے پیشتر نصاب تعلیم کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی جس کے کنوینر جامع المعقول والمنقول علامہ نذیر احمد املوی رحمہ اللہ قرار پائے تھے۔ آپ نے افتتاح سے قبل اپنی حیات ہی میں اپنے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر جلال الدین صاحب رحمانی کے

پاس مرکزی دار العلوم بنارس میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے خط تحریر کیا۔علامہ املوی صاحب اپنے شاگرد کی علمی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھے۔آپ کے اوپر علامہ املوی کی گہری چھاپ تھی۔آپ بھی جامع المعقول والمنقول ہیں مگر آپ نے جواب دیا کہ بھائیوں نے ملازمت کرنے سے منع کر دیا ہے۔اس جواب سے جامع المعقول کو شدید غم لاحق ہوا۔کاش کہ آپ جامعہ سلفیہ کی مدرسی کو قبول فرما لیتے تو علم کا فیضان وسیع ہوتا اور آپ کے بحر علم میں غواصی کرنے والے علم کی موتیوں سے اپنے دامن مراد کو بھرتے۔مگر علم وفن کے مہر تاباں کی شعاعیں محدود ہو کر رہ گئیں، تاہم اس لعل بدخشاں کی روشنی جس پر پڑی وہ نیر تاباں ہو گیا۔

مدرسہ دارالسلام موتی پور:

طبیہ کالج علی گڑھ سے علم طب کی تکمیل کے بعد اپنے آباء واجداد کے قائم کردہ ادارہ ''دارالسلام'' کی ترقی کے لیے دوڑ دھوپ شروع کر دی۔مدرسہ دارالسلام میں برسوں سے بلا کسی نظم وضبط کے بچوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔کوئی ایک مولوی یا میاں بچوں کو قاعدہ، سیپارہ، قرآن مجید ناظرہ اور چند اردو و دینیات کی کتابیں پڑھا دیتے تھے، لکھنے کی مطلق تعلیم نہیں دی جاتی تھی۔ان احوال وظروف میں مدرسہ کو انجمن تعلیمات دین کے مطابق درجہ پنجم تک تعلیم دیئے جانے اور عربی درجات کے قیام کے لیے ایک عام میٹنگ طلب کی گئی اس خصوص میں صاحب ترجمہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''۱۷ ر جون ۱۹۷۰ء کو موتی پور اور مسہر گنج کے لوگوں کی مدرسہ دارالسلام پر عام میٹنگ طلب کی گئی جس میں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، کھانا کھانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھ کر میٹنگ منعقد ہوئی جس میں علم کے متعلق مولوی عبدالمنان صاحب اثری (علیگ) میں (ناچیز جلال الدین رحمانی) اور میاں عباد اللہ صاحب عالم نگری نے حاضرین کو خطاب کیا اور علم کے فوائد پر روشنی ڈالی۔لوگ بہت محظوظ ومسرور ہوئے بعد ازیں علم اور مدرسہ کو ترقی دینے کے لیے ممبر سازی ہوئی۔مجھے ناظم منتخب کیا گیا اور مندرجہ ذیل امور پاس کیے گئے:

۱۔یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے انجمن تعلیمات دین کے مطابق درجہ پنجم تک تعلیم دی جائے اور فارسی وعربی کی تعلیم جماعت خامسہ تک دی جائے۔

۲۔مولوی جلال الدین صاحب کے لیے ایک کمرہ مخصوص رہے گا جس میں وہ طبی سامان رکھیں گے، طبابت کے ساتھ ساتھ مدرسہ کا انتظام وانصرام اور تدریسی خدمات بھی انجام دیں گے۔

۳۔طلبہ کے لیے رہائش گاہ (دارالاقامہ) ہاسٹل اور کتب خانہ کا انتظام کیا جائے۔

دعاؤں کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کی طرف شاداں وفرحاں لوٹ گئے۔

حسب منشاء یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے تعلیمی کام شروع ہو گیا۔تفسیر جلالین، مشکوۃ، شرح وقایہ، کافیہ اور ہدایۃ النحو پڑھانے کی ذمہ داری مجھ پر سونپی گئی اور باقی کتابیں مولوی محمد نعیم مہوا (Mahuwa) اور مولوی سمیع اللہ موہریا کے ذمہ سونپی گئی۔ما شاء اللہ مدرسہ میں رونق آ گئی اور نہایت شان وشوکت کے ساتھ مدرسہ چلنے لگا۔کچھ سالوں کے بعد

اراکین میں اختلاف پیدا ہوگیا جس کی بناء پر عربی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہوگیا اور مکتب کی تعلیم درجہ پنجم تک اپنی حالت پر قائم ہے، لیکن پھر بھی میں دینی تعلیم کی خدمت انجام دے رہا ہوں اور مدرسہ کی نظامت ونگرانی کا بوجھ بھی اپنے ناتواں کندھے پر لادے ہوئے ہوں۔

دار السلام یا دیگر مدارس کے طلبہ جو درجہ پنجم پاس کرکے کسی اونچی درسگاہ میں جانا چاہتے ہیں انھیں فارسی وعربی کی ابتدائی کتابیں پڑھا کر رہنمائی کرتا ہوں۔

مدرسہ نسواں کلیۃ الزہراء:

اپریل ۲۰۱۲ء سے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے ''کلیۃ الزہراء'' کے نام سے دارالسلام کی ایک شاخ کھول دیا ہے، جس میں قرب وجوار کی لڑکیاں آتی ہیں اور دوپہر کے بعد ڈھائی بجے کے قریب اپنے گھروں کو روانہ ہوجاتی ہیں۔ دارالاقامہ (ہوسٹل) کا انتظام نہیں ہے۔

کلیۃ الزہراء میں بخاری، مسلم، ترمذی، جلالین اور مشکوۃ وغیرہ کی تعلیم میں اعزازی طور پر دے رہا ہوں، باقی کتابیں خواتین معلمہ پڑھاتی ہیں (ماخوذ از مختصر خودنوشت سوانح حیات ص۲۱-۲۲)

قابل ذکر تلامذہ:

۱۔ ڈاکٹر حافظ مولانا حشمت علی بھوانی پورکھلی سہسوان (بدایوں) حال مقیم سہسوان

۲۔ ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس (پپرا بھوج) مفتی حرم مکی وپروفیسر جامعہ ام القری مکہ مکرمہ

۳۔ ڈاکٹر عبدالوہاب خلیل الرحمن رحمہ اللہ استاذ دار الحدیث الخیریہ، مکہ مکرمہ

۴۔ مولانا محمد اقبال سلفی رحمہ اللہ (موتی پور) استاذ جامعہ عالیہ مئوناتھ بھنجن

۵۔ مولانا خورشید احمد سلفی شیخ الجامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال

۶۔ خاکسار مطیع اللہ سلفی ریکٹر دارالعلوم ششہنیاں

۷۔ مولانا فضل الرحمن سلفی باحث جامعہ ام القری مکہ مکرمہ

۸۔ مولوی شہاب الدین معروف بہ مجاہد

۹۔ مولانا ابوالکلام احمد، مہرا

۱۰۔ مولانا سعید احمد صاحب، مہرا

۱۱۔ مولانا جلال الدین، وزیرآباد

۱۲۔ مولانا محمد نعیم اثری، مہرا

۱۳۔ مولوی عبدالرحیم

۱۴۔ مولوی عبدالحلیم، بھٹی

۱۵۔ مولوی عرفان اللہ، بھٹی وغیرہم

قلمی خدمات:

آپ صرف درس وتدریس کے ماہر وغواص نہیں ہیں بلکہ صاحب قلم بھی ہیں۔ مولانا موصوف کے کچھ مضامین ترجمان میں میری نظر سے گزرے ہیں، ''موت کی حقیقت'' کے عنوان سے آپ کا مضمون بڑا معلوماتی ہے جس میں آپ نے خوب خوب داد تحقیق دی ہے۔ مکاتب اسلامیہ کے بچوں کے لیے آپ ''عقیدت وحقیقت'' کے نام سے چار حصے مرتب کرچکے ہیں جو مطبوع ہیں اور مدرسہ دار السلام وغیرہ کے نصاب میں داخل ہیں۔

عقیدت وحقیقت حصہ اول:

حصہ اول میں کل چودہ اسباق ہیں کتاب چالیس

صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ وطباعت اعلی، ہر سبق کے آخر میں سوالات ہیں۔

پیش لفظ میں آپ نے تحریر فرمایا کہ:

''اسلامی بچوں کے عقائد کو بگاڑنے کے لیے مخالفین نے مختلف قسم کی کتابیں لکھی ہیں اور لکھتے جارہے ہیں، نیز وہ کتابیں سرکاری ونیم سرکاری اسکولوں میں لازمی طور پر پڑھائی جاتی ہیں لیکن مسلمانوں کو کوئی ایسی کتاب عقائد کے متعلق آسان اردو زبان میں نظر نہیں آتی جو اسلامی مکاتب میں لازمی طور پر پڑھائی جائے، جس سے عقائد میں اس قدر پختگی آجائے کہ دوسرے مخرب العقائد کتابوں کے پڑھنے سے اسلامی عقائد میں کسی طرح کا تزلزل وتذبذب پیدا نہ ہوسکے۔ میں نے حتی الامکان اس کمی کو پوری کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ کامیاب کرے، آمین''۔ (عقیدت وحقیقت، ص:۵)

استاذی الجلیل مخدومی المحترم نے جن مقاصد کے پیش نظر اس کتاب کو مرتب کیا ہے وہ آپ کے مذکورہ بیان سے اچھی طرح واضح ہوچکا ہے۔ صفحہ ۶ پر ''کچھ اپنی باتیں'' کے تحت رقم طراز ہیں:

''۱۔ میں نے اس کتاب کو اسلامی بچوں کو مدنظر رکھ کر نہایت سہل اور آسان اردو زبان میں ترتیب دیا ہے، لیکن بچے جوان اور بوڑھے سبھی یکساں طور پر مستفیض، مستفید اور مستنیر ہوں گے۔

۲۔ اس کتاب میں آپ لفظ خدا نہیں پائیں گے۔ میں نے اس لفظ کو قصداً ترک کردیا ہے کیوں کہ لفظ اللہ کا جو مفہوم ہے وہ خدا، ایشور، گاڈ اور بھگوان میں نہیں پایا جاتا ہے''۔

یہ کتاب کن خوبیوں پر مشتمل ہے فاضل مؤلف نے بڑی خوبی کے ساتھ اس کو بیان کردیا ہے۔ فاضل مؤلف کی پہلی بات حافظ ابن حجر عسقلانی کے اس خطبہ کا عکاس ہے جو بلوغ المرام میں درج ہے:

''أما بعد، فهذا مختصر يشتمل على أصول الأدلة الحديثية للأحكام الشرعية، حررته تحريراً بالغاً ليصير من يحفظه من بين أقرانه نابغاً، ويستعين به الطالب المبتدي ولا يستغني عنه الراغب المنتهي''۔

''حمد وصلاۃ کے بعد عرض ہے کہ یہ مختصر سی کتاب ہے جو احادیث میں احکام شرعیہ کے بنیادی دلائل پر مشتمل ہے۔ میں نے اس کی تنقیح وتہذیب میں بڑی جانفشانی اور تندہی سے کام لیا ہے تاکہ اس کو یاد کرنے والا اپنے ساتھیوں میں بحیثیت ماہر اور بڑی شان والا بن جائے۔ مبتدی طالب علم اس کے ذریعہ مدد طلب کرسکتے ہیں اور منتہی شوقین بھی اس کی ضرورت واہمیت سے مستغنی اور بے نیاز نہیں رہ سکتے ہیں''۔

سق نمبر ۱: اللہ، سبق نمبر ۲: توحید، سبق نمبر ۳: ملائکہ وفرشتے، سبق نمبر ۴: بہشت اور دوزخ، سبق نمبر ۵: جن (جنات) سبق نمبر ۶: انسان (آدم اور آدم کی اولاد، سبق نمبر ۷: ابلیس، سبق نمبر ۸: حوا علیہا السلام، سبق نمبر ۹: عہد الست، سبق نمبر ۱۰: قیامت، سبق نمبر ۱۱: اللہکے پیغمبر اور اس کی کتابیں، سبق نمبر ۱۲: مومن (مسلم) اور کافر منافق ومشرک، سبق نمبر ۱۳: آدم کی اولاد اور ابلیس، سبق نمبر ۱۴:

آدم کی اولاد اور بتوں کی پرستش۔

اسباق پر نظر ڈالیں اور ترتیب کو ملاحظہ فرما کر فیصلہ فرمائیں کہ فاضل مؤلف نے کس خوبی کے ساتھ کتاب کو آراستہ کیا ہے۔

حصہ دوم:

یہ حصہ ۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ اعلی، طباعت دیدہ زیب، صفحہ نمبر ۳ پر آپ نے یہ شعر درج کیا ہے:

ما قصہ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم

از ما بجز حکایت مہر و وفا پرس

اس کتاب میں کل دس اسباق ہیں: (۱) نوح علیہ السلام اور قوم (۲) ہود علیہ السلام اور قوم عاد (۳) قوم عاد کی سرکشی اور اللہ کا عذاب (۴) قوم ثمود (۵) صالح علیہ السلام (۶) ابراہیم علیہ السلام اور ان کے قوم کی بت پرستی (۷) ابراہیم علیہ السلام کا قوم سے خطاب (۸) بتوں کی کمزوری و بے بسی (۹) نمرود سے ابراہیم علیہ السلام کا مناظرہ (۱۰) ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت۔

حصہ سوم:

یہ حصہ ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں حضرت ابراہیم کے بقیہ واقعات کو صفحہ ۱۴ تک بیان کیا ہے اور صفحہ ۱۵ سے ۴۰ تک یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ذکر جمیل موجود ہے۔

حصہ چہارم:

۸۷ صفحات کو محیط ہے۔ اس میں صرف موسی علیہ السلام کا واقعہ مذکور ہے۔

حصہ اول میں بنیادی عقائد کو بیان کرنے کے بعد آدم علیہ السلام سے لے کر موسی علیہ السلام تک یعنی کل ۸ر پیغمبروں کے واقعات وحالات کو خالص کتاب وسنت کی روشنی میں بچوں کی صلاحیت کے پیش نظر رکھتے ہوئے فاضل مؤلف نے انتہائی دلنشیں، سادہ، آسان اور سلیس زبان میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے چاروں حصوں کے پڑھنے کے بعد یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ یہ کتاب مبتدی، منتہی، بچوں اور عوام وخواص سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ استاذ محترم کی یہ کتاب جب نظر سے گزری اور پہلا ورق کھولا تو اس وقت تک دل کو قرار وسکون نہیں ملا جب تک چوتھے حصہ کا آخری صفحہ نہیں پڑھ لیا۔

یہ کتاب اس لائق ہے کہ مکاتب اسلامیہ کے نصاب میں ''اسلامی کہانیاں'' کی جگہ پر لازمی طور پر داخل کی جائے جس سے ایک طرف عقائد میں پختگی پیدا ہوگی تو دوسری طرف انبیاء کرام کے حالات سے آگاہی۔ اللہ فاضل مؤلف کو جزاء خیر دے اور محمد رسول اللہ ﷺ تک پیغمبروں کے حالات قلمبند کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین۔

اوصاف وخصائل:

استاذ گرامی مولانا حکیم ابوالفضل جلال الدین رحمانی حفظہ اللہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔ عمر کی ۸۴ بہاریں دیکھ چکے ہیں جس کا زیادہ تر حصہ خدمت دین کے لیے وقف کرلیا ہے، اللہ نے آپ کی ذات گرامی میں بہت سی خوبیاں سمودی ہیں۔ جرأت واستقامت، خودداری وبے نیازی، دور اندیشی وحسن تدبیر، مردم شناسی ومعاملہ فہمی، نکتہ سنجی وحقیقت رسی، حق گوئی وبے باکی، خوش اخلاقی وخوش

گفتاری، یقین محکم، عمل پیہم اور عزم راسخ جیسی اہم خصوصیات آپ کی زندگی کی نمایاں جز ہیں۔ مسلک کے معاملہ میں کسی طرح کی لچک کے روادار نہیں ہیں۔ جس بات کو حق سمجھتے ہیں ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں۔ اس میں ''**لا یخافون لومة لائم**'' کی عملی تصویر ہیں۔ کاسہ لیسی اور مصلحت پسندی سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ اللہ نے آپ کو غضب کی ذہانت وفطانت عطا کیا ہے۔ قرآن وحدیث پر عمل اوراس کی اشاعت آپ کی زندگی کا اہم مشن ہے۔

تبلیغی وجماعتی خدمات:

۱۹۶۱ء میں نوگڑھ اجلاس عام کو کامیابی وکامرانی سے ہمکنار کرنے کے لیے مفکر ملت مولانا عبدالجلیل رحمانی کے شانہ سے شانہ ملا کر بے پناہ مساعی جمیلہ صرف کی ہیں۔ پوال کی فراہمی کی مہم میں دریوزہ گری کی ہے۔ عرصہ دراز تک جمعیت اہل حدیث حلقہ نوگڑھ کے ناظم رہ چکے ہیں۔ آپ کے عہد نظامت میں جمعیت اہل حدیث حلقہ نوگڑھ حد درجہ فعال ومتحرک تھی۔ تبلیغی دورے ہوتے تھے جس میں قیادت کا فریضہ آپ خود انجام دیتے تھے۔ علاقہ وجوار میں منعقد ہونے والے اجلاس عام کی صدارت کا فریضہ اکثر آپ ہی انجام دیتے ہیں۔ ہمیشہ آپ خطبہ صدارت تحریری طور پر پیش کرتے ہیں۔ ۱۹۷۱ء تا ہنوز عیدین کے امام آپ ہی ہیں۔ جس وقت تک آپ کی صحت ٹھیک تھی اس وقت تک برابر خطبہ جمعہ بھی دیتے تھے۔ آپ کے صدارتی خطبات، استقبالیہ کلمات کافی معلوماتی ہیں جس میں تحریک اہل حدیث اور علاقہ میں مسلک اہل حدیث کے عروج وفروغ پر خوب خوب داد تحقیق دی ہے۔

اولاد واحفاد:

اللہ نے آپ کو اولاد واحفاد کی دولت سے بھی مالا مال کیا ہے۔ پانچ لڑکے اور ۵ رلڑکیاں ہیں، سب کے سب تعلیم یافتہ اور شعائر اسلام کے پابند ہیں۔ بڑے بیٹے مولانا عطاء الرحمن سلفی جامعہ سلفیہ بنارس سے فارغ ہیں اور اپنے آباء واجداد کے قائم کردہ ادارہ دارالسلام میں درس وتدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے چھوٹے فرزند عزیزم فضل الرحمن سلمہ اللہ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں پی ایچ ڈی کررہے ہیں۔ ذہانت وفطانت تحقیق وتنقیح اور جدید جہد کے میدان میں والد ماجد کا پرتو اور عکس جمیل ان پر خوب خوب پڑا ہے۔ ان شاء اللہ یہ اپنے والد ماجد کے پکے اور سچے جانشین ہوں گے۔ سبھی بچے اور بچیاں صاحب اولاد اور مرفہ الحال ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ استاذ محترم مولانا حکیم ابوالفضل جلال الدین صاحب رحمانی حفظہ اللہ کا سایۂ حیات صحت وعافیت کے ساتھ دراز فرمائے تاکہ اپنی ہمہ جہت خدمات سے امت مسلمہ، قوم وملت اور جماعت وجمعیت کو عطر بیز کرسکیں، آمین۔

نوٹ: اس مضمون کو صاحب ترجمہ مولانا حکیم ابوالفضل جلال الدین رحمانی کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا جارہا ہے۔

مراجع ومصادر:

(۱) مختصر خود نوشت سوانح حیات مولانا حکیم ابوالفضل جلال الدین رحمانی
(۲) ذاتی معلومات
(۳) صاحب ترجمہ سے استفسارات

اصلاح نفس کی ضرورت

طارق اسعد
متعلم كلية اللغة العربية، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ

فی الوقت امت مسلمہ جن مسائل سے پریشان ہے ان میں سے ایک اہم مسئلہ اصلاح معاشرہ کا ہے۔ علماء، مفکرین اور دانشوران متحیر نظر آتے ہیں کہ آخر اس مرض کا علاج کیا ہے؟ کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں، جلسوں اور سیمیناروں میں اس پر غور وخوض کیا جاتا ہے، جمعہ کے خطبوں اور دیگر دعوتی دروس میں بار بار اصلاح معاشرہ کی دعوت دی جاتی ہے مگر افسوس کہ خاطر خواہ فائدہ نہیں نظر آتا، اس قدر زور صرف کرنے کے باوجود معاشرہ میں کوئی تبدیلی نہیں نظر آتی۔ سوسائٹی کا بگاڑ، بے راہ روی، بے اعتدالی، فحاشی اور بے حیائی کا سیلاب روز بروز تیز سے تیز تر ہوتا جارہا ہے، آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

یوں تو اس بگاڑ کے بہت سارے اسباب ہوسکتے ہیں مگر جو سب سے پہلا اور بنیادی سبب ہمیں سمجھ میں آتا ہے وہ ہے اصلاح نفس سے دوری، اپنا محاسبہ نہ کرنا، اپنی خامیوں کی اصلاح نہ کرنا، اپنی غلطیوں اور گناہوں پر مصر رہنا، یہ ایک ایسا سبب ہے جو ہماری تمام تر دعوتی اور تبلیغی کوششوں پر یکلخت پانی پھیر دیتا ہے، ہماری تمام تر اصلاحی کاوشوں کو پاش پاش کردیتا ہے۔ حالاں کہ اگر نصوص میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اصلاح معاشرہ کی دعوت دینے سے قبل واجب ہے کہ آدمی خود اپنے نفس کی اصلاح کرے، بلکہ علمائے کرام [يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ] کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ علم کے حصول سے پہلے بندے کو اپنا تزکیہ کرنا ضروری ہے، اپنے نفس کی اصلاح واجب ہے، تاکہ علم اور ہدایت کے درمیان کوئی مانع اور رکاوٹ نہ پیدا ہو۔

امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ تزکیہ نفس کا کام رسولوں کو سونپا گیا ہے، اور انہیں اللہ نے اسی کام کے لیے مبعوث کیا ہے، پس ان کی بعثت امت کے نفوس کے علاج کے لیے ہوئی ہے، نفس کا تزکیہ بدن کے علاج سے زیادہ مشکل اور سخت ہے، پس اگر کسی نے رسول کے بتائے ہوئے طریقہ سے ہٹ کر جیسے ریاضت، مجاہدہ اور خلوت کے ذریعہ اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کی تو وہ اس مریض کی طرح ہے جو اپنا علاج اپنی خود ساختہ رائے سے کرتا ہے، اور طبیب کے علم کے سامنے اس کی رائے کی کیا حیثیت؟ (مدارج السالکین: ۳۵۶/۲)

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کو اصلاح نفس سے مشروط قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری ہے: [إِنَّ اللهَ لاَ يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنْفُسِهِمْ] (الرعد:۱۱)

خدانے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہوجس کوخیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

جیسا کہ یہ بات معلوم ہے کہ انسان کے اندر تین طرح کے نفوس مضمر ہیں، ایک نفس وہ ہے جو ہمیشہ برائی کی طرف ابھارتا ہے، جسے نفس امارہ کہا جاتا ہے جیسا کہ فرمان الہی ہے: [إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ] دوسرا وہ نفس ہے جو انسان کو اس کی برائیوں اور بے اعتدالیوں پر ملامت کرتا ہے، اسے نفس لوامہ کہا جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا: [وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ] اورنفس کی تیسری قسم وہ ہے جو اللہ کے ذکر سے سکون پاتا ہے، اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے، ہر قسم کی برائیوں کو ناپسند کرتا ہے اور نیکیوں اور بھلائیوں پر یک گونہ اطمینان محسوس کرتا ہے۔ یہ نفس مطمئنہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً]

امام غزالی فرماتے ہیں ''اگر تم اپنے نفس کو برابر زجر و توبیخ کرتے ہو، اسے ملامت کرتے ہو تو یہی نفس لوامہ ہے جس کی اللہ نے قسم کھائی ہے اور امید ہے کہ یہی نفس مطمئنہ بن جائے جسے بندگان خدا کے زمرے میں خوشی خوشی داخل ہونے کی دعوت دی گئی ہے، پس تم ایک لحظہ بھی نفس کی تذکیر اور ملامت سے غافل نہ رہنا، اور دوسروں کے پند ونصائح سے تم فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک کہ تم اپنے آپ (نفس) کے وعظ سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔'' (**فصل الخطاب فی الزهد والرقائق والآداب** از محمد نصر الدین محمد عویضہ: ۴/۲۰)

دنیا وآخرت کی سعادت اور کامیابی کو اللہ تعالیٰ نے اصلاح نفس سے مربوط کر دیا ہے، چنانچہ قرآن میں جا بجا اس امر کی تاکید ہے کہ جو شخص دونوں جہاں کی فلاح چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے نفس کا تزکیہ کرے، اس کی اصلاح کرے، خواہشات کو بے لگام نہ چھوڑے، ارشاد باری ہے: [قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ] (الاعلی: ۱۴) بے شک اس نے فلاح پالی جو پاک ہوگیا۔

دوسری جگہ فرمایا: [وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ. فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ] (النازعات: ۴۰-۴۱) ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''**إن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله و إذا فسدت فسد الجسد كله ألا و هي القلب**'' (بخاری، مسلم) کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے کہ اگر وہ درست رہا تو تو پورا جسم صحیح رہے گا اور اگر وہ خراب ہوگیا تو تمام تر بدن فاسد ہوجائے گا، وہ عضو دل ہے۔

اس حدیث کی شرح میں امام ابن رجب رحمہ اللہ رقم طراز ہیں ''نبی کریم ﷺ نے ایک ایسی بات فرمادی ہے جو انسان کے تمام حرکات کی صلاح وفساد کو جامع ہے، پس تمام امور دل کے حسن وقبح سے مشروط ہیں، اگر دل پاکیزہ ہے تو انسان کا ارادہ اور اس کے تمام اعضاء درست رہیں گے، یہ

نفس اسے اللہ کی اطاعت سے برگشتہ نہیں کرے گا، اس کی ناراضگی سے دور رکھے گا نتیجتاً وہ حرام کو چھوڑ کر حلال پر قناعت کر جائے گا، لیکن اگر دل کا معاملہ خراب ہو جائے تو آدمی کا ارادہ اور تمام اعضاء و جوارح بھی فساد کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر وہ معصیت اور اور غضب الٰہی کے کاموں غرق ہو جاتا ہے، حلال پر قناعت نہیں کرتا ہے۔۔۔دل تمام اعضا کا بادشاہ اور اعضاء اس کی فرمانبردار رعیت ہیں، پس اگر بادشاہ راہ راست پر ہوگا تو اس کی مطیع رعیت بھی صلاح وفلاح پر قائم رہے گی، اور اگر بادشاہ کا معامہ خراب رہا تو اس کے متبوع عوام بھی گمراہی کا شکار ہو کر رہ جائیں گے۔'' (فتح الباری لابن رجب حنبلی: ۱/ ۲۴۴)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''تمام قلبی امراض نفس کی جانب ہی سے پنپتے ہیں، ہر قسم کے فاسد مواد اس کی طرف بہتے ہیں پھر وہیں سے سارے اعضاء میں پھیل جاتے ہیں، اور یہ سب سے پہلے دل تک پہنچتے ہیں۔'' **(اغاثه اللهفان من مصايد الشيطان از ابن قيم،** ص: ۴/ ۷)

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قلبی عبادات مثلا محبت، خوف و رجاء، توکل اور یقین، رضا، رجوع الی اللہ، خشوع وخضوع وغیرہ افعال بھی اسی طرح واجب ہیں جیسے بندوں پر نماز روزہ اور حج وغیرہ اصلی شریعت واجب ہیں۔'' (فصل الخطاب: ۴/ ۷)

افسوس کہ آپ دیکھیں گے بہت سارے لوگ اپنے باطن میں بے پناہ خرابیاں سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں، کوئی کبرو غرور کا پیکر ہے، کوئی ریا کاری اور خودنمائی کی تصویر ہے، کوئی خود پسندی اور احساس برتری کا اس قدر شکار ہے کہ اپنے سامنے دوسروں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں، کسی کے اندر بخل، لالچ اور حرص وطمع کی برائی ہے، کوئی ظلم وتعدی اور جور وفساد کا خوگر ہے، مگر کوئی اپنے نفس کی اصلاح کو تیار نہیں ہے، اسے اپنے اندرون باطن کی برائیاں کبھی نظر نہیں آتیں یا اگر وہ ان سے واقف بھی ہے تو ان سے چھٹکارا پانے اور اپنی اصلاح کے لیے تیار نہیں ہے، اگر کبھی کسی نے ان امور کی طرف توجہ دلائی، اس کی خیر خواہی کرتے ہوئے اصلاح نفس کی دعوت دی تو صاحب غصے سے لال پیلے ہو جاتے ہیں، آگ بگولے ہو جاتے ہیں، بجائے اس کے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں مخاطب کے اندر سے ہی سیکڑوں خامیاں نکال کر رکھ دیتے ہیں، اس کی ذاتی زندگی پر حملہ آور ہو جاتے ہیں اور کئی پشتوں تک کا جغرافیہ ناپ دیتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کس قدر اپنے نفس کی اصلاح کے لیے کوشاں رہا کرتے تھے اس کی ایک جھلک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے لگایئے کہ ''**رحم الله امرءا أهدى إلي عيوبى**'' کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو مجھے میرے عیوب سے آگاہ کرتا ہے۔اسی طرح سے سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں سے ملے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اللہ سے ڈرو تو خوش ہوتے تھے (یعنی جب کوئی ان کی اصلاح کرتا تو خوشی کا اظہار کرتے) اور آج تم لوگ اس عمل سے بیزاری کا اظہار کرتے ہو۔

کیا لوگ تھے جو راہ جہاں سے گذر گئے

جی چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں

ہماری سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ہمیں دوسروں کے عیوب تو فوراً نظر آجاتے ہیں، ان کی خامیوں پر ہماری نگاہ بلا جھجک پڑ جاتی ہے، ان کی ساری غلطیاں الف سے یا تک تفصیل سے ہمارے پاس موجود ہوتی ہیں، مگر اپنے اندرون باطن بھاری بھرکم عیوب پر کبھی بھولے سے نظر نہیں جاتی۔ کبھی خود کی اصلاح کی کوشش نہیں کرتے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہر شخص اچھائی کا پیکر ہو سوائے ہمارے، اصلاح کا سلسلہ دوسروں کی ذات سے شروع ہو نہ کہ ہماری ذات سے، تمام برائیاں دوسرے لوگ ترک کریں پھر اس کے بعد ہماری باری آئے۔ آپ ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیے کہ اگر ہر شخص اسی بات کے لیے کوشاں رہے گا کہ اصلاح کا عمل دوسرے سے شروع ہو تو کیا قیامت تک معاشرہ کی اصلاح ہو سکے گی؟ کیا فرد کی اصلاح کے بغیر معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے؟ کیا اصلاح نفس کے بغیر اصلاح معاشرہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے؟

أرى حللا تصان على أناس
و أخلاقا تداس فما تصان
يقولون الزمان به فساد
وهم فسدوا وما فسد الزمان

(میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کے لیے جوہرات کی حفاظت کی جاتی ہے مگر اخلاق روندے جاتے ہیں تو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی، لوگ کہتے ہیں کہ زمانے میں ساری برائی ہے، حالاں کہ خود ان کے اندر فساد ہے نہ کہ زمانہ خراب ہے۔)

پس ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے آپ سے شروعات کرے، اپنی ذات کی اصلاح کرے، اپنے نفس کو بھلائی کا خوگر بنائے، خود کو اسلامی تعلیمات سے مسلح کرے، عمدہ اخلاق اور اچھی خصلتوں کا پیکر بنے، یاد رکھیں اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو پھر ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم دوسروں کی خامیوں پر انگلیاں اٹھائیں، ان کے عیوب کا چرچا کریں، ان کے گناہوں پر تمسخر کریں۔

[أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ]

●●●

علم حدیث

الحمد للہ، علم حدیث کوئی ضعیف البنیان اور سخیف الاصل علم نہیں ہے کہ معمولی جنبش اور ادنی حرکت سے اس کی بنیاد متزلزل اور مضمحل ہو سکے، بلکہ یہ علم مبارک وہ قوی البناء اور راسخ الاساس علم ہے کہ الحاد و تزندق کے سخت جھونکے اور کفر و ابتداع کے شدید جھٹکے بھی اس کو اپنی جگہ سے باوجود مرور دہر کے آج تک ذرا جنبش نہ دے سکے۔

(شان حدیث ص ۱۳۴ از مولانا عبدالصمد مبارک پوری)

عالم اسلام

ظل الرحمن فائق بندوی
سنٹرل لائبریری، جامعہ سلفیہ، بنارس

فلسطینی پناہ گزینوں کی مدد کے لیے فنڈ کا قیام: اوآئی سی

اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے ابوظہبی میں حالیہ میں ہونے والے اجلاس میں فلسطینی پناہ گزینوں کی بہبود کے لیے قائم اقوام متحدہ کی ریلیف ایجنسی اونروا مالی بحران سے بچانے کی غرض سے خصوصی فنڈ کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے۔

امارات کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ اوآئی سی کے سکریٹری جنرل یوسف بن عثیمین نے تنظیم کے وزارت خارجہ سطح کے اجلاس سے خطاب کے دوران کہا گیا کہ اس کا مقصد دراصل فلسطینی پناہ گزینوں کے تعاون کے لیے فنڈ کے علاحدہ قیام سے ریلیف ایجنسی اونروا کی درپیش مشکلات کو کم کرنا ہے۔ مزید انہوں نے فلسطینی پناہ گزینوں کی مدد اور بہبود اور ان کی مالی فراہمی عرب اور مسلمان ممالک کی خصوصی ذمہ داری ہے۔ اس طرح فنڈ کے قیام سے فلسطینی پناہ گزینوں کی صحت، تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کے منصوبوں پر کام میں مدد ملے گی۔ (انقلاب ۴/۳/۲۰۱۹ء)

اسرائیلی جیل میں مقید خواتین کی بدحالی:

اسرائیلی زندانوں میں کئی ماہ مسلسل پابند سلاسل رہنے کے بعد رہائی پانے والی فلسطینی خاتون رہنما خالدہ جرار نے کہا کہ اسرائیل کے دامون حراستی مرکز میں پابند سلاسل خواتین کو غیر انسانی ماحول کا سامنا ہے۔ ان کا کہنا ہے اسرائیل جیل میں قید خواتین کو بھیڑ بکریوں کی طرح رکھا گیا ہے، انہیں بنیادی انسانی اور ادنی درجے کے حقوق حاصل نہیں۔

مرکز اطلاعات فلسطین کے مطابق جیل سے رہائی کے بعد میڈیا کے نمائندوں سے بات کے دوران انہوں نے کہا کہ ۴۹ کو ایسی کال کوٹھریوں میں بند کیا گیا ہے، جہاں سورج کی کرن تک بھی نہیں پہنچ رہی ہے۔ جیل میں بہت زیادہ رطوبت ہے۔ ہر طرف چوہوں کا دور دورہ ہے۔ (انقلاب ۴/۳/۲۰۱۹ء)

ہندوستانی عازمین حج کے کوٹے میں مزید اضافہ:

سعودی ولی عہد محمد بن سلمان بن عبدالعزیز آل سعود کے ۱۹۔ ۲۰/فروری کو حالیہ دورۂ ہند میں جہاں دیگر امور اور معاہدوں پر دستخط ہوئے، وہیں خوش آئند بات یہ ہے کہ ہندوستانی عازمین حج کے سالانہ کوٹے میں اضافہ کرکے مکمل دولاکھ کر دیا ہے۔ سعودی ولی عہد محمد بن سلمان آل سعود کے ساتھ وزیر خارجہ ششما سوراج اور وزیر حج مختار عباس نقوی کی ملاقات کے بعد یہ مذکورہ اضافہ عمل میں آیا۔ ذرائع کے مطابق مسٹر نقوی نے سعودی ولی عہد کو ہندوستان میں مسلم آبادی کے تناسب کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے تجویز پیش کی تھی۔ چنانچہ محمد بن سلمان بن عبدالعزیز نے اسے منظور فرماتے ہوئے یہاں کے کوٹے میں خاطر خواہ اضافہ فرمایا۔ ان شاء اللہ امسال پورے دو لاکھ عازمین حج کی ادائیگی کر سکیں گے۔ (روزنامہ انقلاب ۲۱/۲/۲۰۱۹ء) ●

اخبار جامعہ سلفیہ بنارس

جامعہ میں جدید ٹکنالوجی سے تعلیم کا آغاز:

یہ حقیقت ہے کہ دنیا حادث ہے اور کائنات میں اصل تبدیلی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ جوں جوں گذرتا جارہا ہے، ہر چیز میں بدلاؤ آتا جارہا ہے۔ معاشرت ومعیشت اور سماج وسیاست پہلے جیسی نہیں رہی۔ نت نئی ایجادات واختراعات اور متنوع ٹکنالوجی نے ہر چیز کو تبدیل اور آسان کردیا ہے۔ حصول کامیابی کے لیے عقلمندی اس میں ہے کہ تبدیلئ کائنات کو مدنظر رکھتے ہوئے عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق لائحہ عمل تیار کیا جائے اور منصوبہ بند طریقے سے جدید اختراعات وٹکنالوجی سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔

تعلیمی میدان میں بھی نئی نئی ایجادات سے کافی تبدیلی اور غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ متعدد الیکٹرانک وسائل تعلیم نے حصول علم کو بہت سے ناحیے سے آسان کردیا ہے۔ وسائل تعلیم میں دور حاضر کی جدید ٹکنالوجی سے طلبہ جامعہ کو روشناس کرانے اور اس سے استفادہ کا طریقہ بتانے کے لیے جامعہ سلفیہ (مرکزی دار العلوم) نے اضافی دروس کا انتظام کیا ہے، جس کے لیے محترم ناظم اعلی فضیلۃ الشیخ عبداللہ سعود صاحب سلفی حفظہ اللہ نے مستقل کلاس روم اور متعلقہ ٹکنالوجی اشیاء کا انتظام فرمایا ہے، جس سے طلبۂ جامعہ میں خوشی کا ماحول ہے۔ بعض طلبہ نے راقم الحروف (ابوصالح دل محمد سلفی) سے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اپنے اطمینان اور حوصلہ کا برملا اظہار کیا اور جامعہ کے اس اقدام کو سراہا۔

الحمدللہ جامعہ کے مؤقر استاذ فضیلۃ الدکتور عبدالصبور صاحب مدنی حفظہ اللہ روزانہ بعد نماز مغرب اور ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب مدنی حفظہ اللہ روزانہ بعد نماز عصر کلیات کے طلبہ کو درج ذیل مواد کی تعلیم دیتے ہیں:

- الیکٹرانک علمی برامج خصوصا مکتبۂ شاملہ سے مکمل استفادہ کا طریقۂ کار۔
- تخریج حدیث کے جدید الیکٹرانک وسائل کا تعارف وفوائد اور طریقۂ استعمال۔
- مخصوص برامج کے ذریعہ شجرۃ الاسانید (اسناد کا خاکہ) بنانے کا اور اس کے ذریعہ حدیث کی صحت وضعف کو جانچنے کا طریقہ۔
- جدول کے ذریعہ رواۃ حدیث کے جرح وتعدیل کے طبقات کا تعارف۔
- پاور پوائنٹ کے ذریعہ مصطلح الحدیث کا جدید اسلوب میں درس وتدریس وغیرہ۔

جامعہ میں شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کی تشریف آوری اور طلبہ سے خطاب:

جماعت اہل حدیث کی قد آور شخصیت اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام

مہدی صاحب سلفی حفظہ اللہ سابق استاذ جامعہ سلفیہ بنارس بتاریخ ۲۷؍جنوری ۲۰۱۹ء بروز اتوار جامعہ تشریف لائے۔ جامعہ میں آپ کا مختصر قیام رہا۔ اس مختصر سے قیام میں آپ نے جامعہ کی پرشکوہ مسجد میں بعد نماز عشاء جامع انداز میں بڑا علمی وفکری درس دیا۔ امیر محترم نے اپنے درس میں دینی تعلیم وتربیت کی اہمیت وفضیلت اور افادیت وضرورت پر مدلل روشنی ڈالتے ہوئے طلبۂ جامعہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ اپنا مقام پہچاننے کی کوشش کیجیے اور عصری ودنیاوی علوم حاصل کرنے والے افراد سے متاثر ہونے کے بجائے ان کے لیے مؤثر اور نمونہ بننے کی کوشش کیجیے۔

عالمی پیمانہ پر منصوبہ بند طریقے سے دین اسلام پر ہو رہے حملوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج اندرونی وبیرونی ہر چہار جانب سے سلفیت پر حملہ ہے۔ اس کے لیے آپ طلبۂ عزیز کو تیار رہنا ہے۔ زبانی وتحریری طور پر دین اسلام کا دفاع کرنا ہے۔

امیر محترم حفظہ اللہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے اخیر میں جامعہ کے قیام کے پس منظر اور اس کا مقصد اور یہاں کی تعلیم وتربیت کی خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حصول علم کے لیے جامعہ کی جو خوشگوار فضا آپ کو میسر ہے اس سے بھرپور استفادہ کیجیے۔ زیادہ سے زیادہ محنت کیجیے اور خود کو بنانے اور سنوارنے کی کوشش کیجیے۔ آپ کی صلاحیتوں سے استفادہ کے لیے دنیا آپ کی منتظر ہے اور جماعت وجمعیت آپ کی راہ تک رہی ہے۔ آپ اس کے لیے خود کو تیار رکھیں۔

●●●

محدث کی ڈاک

ماہنامہ ’’محدث‘‘ کا شمارہ دسمبر ۲۰۱۸ء بعض عوارض کی وجہ سے گرچہ کچھ وقفہ کے بعد منظر شہود پر نمودار ہوا، لیکن اس کو دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ گرچہ تاخیر ہی سے صحیح لیکن کم سے کم اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ ماشاء اللہ! اس شمارہ میں کئی ایک نادر موضوعات کو شامل کیا گیا ہے جس سے اس کی وقعت وحیثیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ اس کے لیے مدیر مجلہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انھوں نے اس کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ بالخصوص اپنی بات سے اداریہ کا جو ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے اور شمارے میں شائع ہونے والے مضامین پر مختصر تبصرہ، اس سے مجلہ کا حسن اور اس کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ امید ہے کہ یہ سلسلہ آگے بھی جاری رہے گا۔ اس کے لیے مدیر مجلہ قابل مبارک باد ہیں۔ اللہ تعالی اس مجلہ کی اشاعت کو تاقیامت جاری وساری رکھے اور مدیر ومعاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے، آمین۔

محمد غفران عبید الرحمن سلفی

۲۱؍فروری ۲۰۱۹ء

باب الفتاوی

سوال: کسی نے مغرب کی صرف تیسری رکعت پالی، اب اسے بعد میں دو رکعتیں پڑھنی ہیں۔ ان دونوں رکعتوں کو کس طرح پڑھے گا۔ ان میں فاتحہ کے علاوہ دوسری سورت پڑھے گا کہ نہیں؟

جواب: مسبوق کی نماز کے بارے میں احادیث میں دو طرح کے الفاظ مروی ہیں۔ سنن ابی داود باب السعي إلى الصلاة (۵۷۲) کی صحیح روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ **إذا أقيمت الصلاة فلاتأتوها تسعون وأتوها تمشون، وعليكم السكينة، فما أدركتم فصلوا وما فاتكم فأتموا.**

لیکن یہی روایت ابن عیینہ سے منقول ہے جس میں **ما فاتكم فأتموا** کے بجائے **ما فاتكم فاقضوا** کا لفظ موجود ہے۔ سنن ابی داود، حوالہ بالا۔

ان دونوں الفاظ سے اہل علم نے دوطرح کا استدلال کیا ہے جن روایتوں میں أتموا کا لفظ آیا ہے ان سے ان کا استدلال ہے کہ 'تمام' اسی چیز کو کہا جائے گا جس کی ابتداء پہلے سے ہوچکی ہو۔ پس مسبوق نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی یہ رکعت اس کی پہلی ہوئی۔ اب بعد میں چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پڑھ کر وہ نماز کا اتمام کرے گا، اس لئے یہ رکعتیں اس کی اخیر رکعت ہوں گی۔ یہ أتموا کا معنی ہوا۔

اور جن روایتوں میں فاقضوا کا لفظ آیا ہے اس سے ان کا استدلال ہے کہ مسبوق کی امام کے ساتھ کی رکعت اس کی تیسری رکعت ہوگی، کیونکہ 'قضاء' کے معنی ہیں: چھوٹی ہوئی چیز کو پورا کرنا۔

امام کے ساتھ اس کی پہلی اور دوسری رکعت چھوٹی ہے، اس لئے وہ پہلی رکعت کی قضا کرے گا۔ اس کا معنی یہ ہوا کہ امام کی تیسری رکعت میں وہ شامل ہوا ہے تو مسبوق کی یہ رکعت بھی تیسری رکعت ہوگی۔ یہ فاقضوا کا معنی ہوا۔

پس اگر مسبوق کی اس نماز کو جسے اس نے امام کے ساتھ پڑھا ہے اگر پہلی رکعت مانا جائے تو اسے دوسری اور تیسری رکعت پڑھنا ہے پس اسے ان رکعتوں کو دوسری اور تیسری رکعت کی طرح پڑھنا چاہئے اور اگر اسے تیسری مانا جائے تو پہلی اور دوسری رکعت پڑھنا ہے۔ پہلی اور دوسری کی طرح فاتحہ و سورہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ چونکہ احادیث میں دونوں لفظ آیا ہے اس لئے وہ جیسے پڑھے گا اس کی نماز حدیث ہی کے مطابق ہوگی، لیکن امام داود نے فأتموا کے لفظ کو ترجیح دی ہے اور کثرت طرق سے ثابت کیا ہے، نیز اس کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ مسبوق پر ہر حال میں تشہد کرنا اخیر نماز میں ضروری ہے اگر وہ امام کے ساتھ پائی گئی نماز اپنی آخری نماز قرار دے تو پھر اعادۂ تشہد کی چنداں ضرورت نہیں رہتی، اس لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ امام کے ساتھ والی رکعت اس کی پہلی رکعت تسلیم کی

جائے۔تفصیل کے لئے عون المعبود(۱/ ۲۲۴) کا مقام مذکورہ ملاحظہ ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو رکعت امام کے ساتھ ملے اگر مغرب کی ایک رکعت مقتدی نے امام کے ساتھ پڑھی ہے تو دوسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ دوسری سورہ بھی ملائے اور قعدہ کر کے تشہد پڑھے۔ أتموا والی روایت کو ترجیح ہے۔ ایک تو کثرت روایت کی بناء پر اور دوسری ترجیح کی وجہ یہ ہے کہ فاقضوا، أتموا کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے: [فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ] (الجمعہ:۱۰) أی: إذا أتممت الصلاۃ۔ لہٰذا فاقضوا سے مراد فأتموا ہی ہے۔ ھذا ما عندی، واللہ أعلم وعلمہ أتم.

دار الافتاء

جامعہ سلفیہ بنارس

سخاوت: ایک محمود صفت

سخاوت وفیاضی ایک نیک صفت ہے۔سخاوت مرد مومن کی پہچان ہے۔سخاوت ایک قابل رشک اور لائق تحسین عمل ہے۔باعث سعادت ہے بشرطیکہ اس میں اخلاص اور احسان مضمر ہو۔ پیارے نبی ﷺ کی سخاوت اتنی عام تھی کہ آپ مستحقین کو اتنا نواز دیتے کہ لینے والا کہہ پڑتا کہ محمد ﷺ اتنی سخاوت کرتے ہیں کہ وہ فاقہ اور غریبی سے نہیں ڈرتے۔مسند احمد (۱۲۵۵۱) آپ ﷺ کہتے تھے کہ اگر مجھے جبل احد برابر سونا مل جائے تو میں پورے مال کو تین دن کے اندر خرچ کردوں گا۔صحیح بخاری (۶۴۴۴) آپ کی انہی سخاوت کو دیکھ کر ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ”کان رسول اللہ ﷺ أجود الناس“ (صحیح بخاری:۶)

نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے۔آپ کی سخاوت کو دیکھ کر صحابہ کرام بھی سخاوت کا دریا بہاتے تھے۔

مگر افسوس کہ آج سخاوت ناپید ہورہی ہے۔مادیت کا بھوت ہم پر سوار ہے۔ہماری چاہت یہ ہے کہ ہم زیادہ دولت جمع کریں۔اپنے اوپر خرچ کریں۔اچھا گھر بنائیں۔اچھی گاڑی لیں۔اچھی شادی کریں۔اسراف کریں۔میرے بھائی یہ سب دنیا داری ہے۔اسلامی تعلیمات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اگر مال دار ہیں تو دنیا سنوارنے سے پہلے اپنے مال سے آخرت سنواریں۔اپنے مال کو اسلام کی نشر واشاعت کے لیے خرچ کریں اور دل کھول کر خرچ کریں جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دل کھول کر خرچ کرتے تھے۔ہم سب سے یہی مطلوب ہے ورنہ یہ مال قیامت کے دن ہمارے گلے کی ہڈی بن جائے گا۔پروردگار عالم ہم سب کو مال کے فتنے اور حرام کمائی سے محفوظ رکھے۔

(عبداللہ شفیق اعظمی کے مضمون سے اختصار)